از دفتر ناظر بیت المال آمد صدر انجمن احمدیہ قادیان
REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3

جلد ۲۸ — شمارہ ۲۵

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری
نائبین: جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516.

۲۵ رجب ۱۳۹۹ھ — ۲۱ احسان ۱۳۵۸ ہش — ۲۱ جون ۱۹۷۹ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۸ احسان (جون) - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۶/۹ ۱۱ کی اطلاع مظہر ہے کہ:-
"حضور کی طبیعت پر شدید گرمی اور لُو کے باعث اثر ہے"۔
احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۸ احسان (جون) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع حضرت بیگم صاحبہ تاحال بنگلور میں قیام فرما ہیں - تازہ اطلاع کے مطابق ۱۸ جون کو حضرت بیگم صاحبہ کا مدراس میں طبی معائنہ ہوگا۔ ویسے صحت بتدریج بہتر ہو رہی ہے۔
احباب سیدہ موصوفہ کی کامل صحت یابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان میں لجنہ اماء اللہ مقامی کا پہلا سالانہ اجتماع

رپورٹ مرتبہ: مکرمہ امۃ الرفیق صاحبہ آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

لجنہ اماء اللہ قادیان کا پہلا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۹ مئی ۷۹ء کو نصرت گرلز ہائی سکول میں زیر صدارت محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان منعقد ہوا۔ گرمی کی وجہ سے نصرت گرلز ہائی سکول کے صحن میں شامیانہ لگوایا گیا۔ اور چاروں طرف پنکھوں کا انتظام تھا۔ سکول کو خوبصورت جھنڈیوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور اشعار وغیرہ کے قطعات سے آراستہ کیا گیا۔ اجتماع گاہ کی تیاری و تزئین کا کام محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ قادیان کی نگرانی میں انجام پایا۔ جزاھا اللہ احسن الجزاء۔

اجتماع کی کارروائی کا آغاز محترمہ رفعت سلطانہ صاحبہ کی تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے افتتاحی دعا کروائی۔ خاکسار نے عہد نامہ لجنہ اماء اللہ دہرایا۔ بعد ازاں محترمہ نصرت بیگم بدر صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم ؎

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی

پڑھی۔ اور پھر محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ نے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کا پیغام جو آپ نے لجنہ اماء اللہ قادیان کے اجتماع کے لئے بھجوایا تھا پڑھ کر سنایا۔

اس پیغام کا مکمل متن درج ذیل کیا جاتا ہے:-

پیغام حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

میری عزیز بہنو!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کا پہلا سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت بہت مبارک کرے۔ اجتماع منعقد کرنے کی سب سے بڑی غرض یہ ہے کہ آپ اپنے سارے سال کی کارروائی کا جائزہ لیں کہ جو سال گزرا ہے وہ ہم نے ضائع تو نہیں کیا؟ ہم نے ترقی کی ہے یا نہیں؟ پھر اس کی روشنی میں آپ آئندہ کے لئے لائحہ عمل بنائیں۔ اور کوشش کریں کہ سب ممبرات کا اس میں حصہ ہو۔ کیونکہ کامیابی ہمیشہ سب کی متحدہ کوششوں کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اجتماع آپس میں محبت۔ خلوص۔ اتحاد اور تعاون کی روح پیدا کرنے کا باعث بھی ہوتا ہے۔ دنیاوی تنظیم ہو یا روحانی، جب تک ایک دوسرے کے ساتھ خلوص ہو اور ایک دوسرے کی غلطیوں کو معاف کرنے اور درگزر کرنے کا جذبہ نہ ہو۔ اپنے پر مقرر کردہ ہر افسر کی کامل اطاعت کرنے کا جذبہ نہ ہو تو آپ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ پس ان سب باتوں کو مدنظر رکھ کر اپنے اجتماع کو کامیاب بنائیں۔

ایک مومن کی زندگی کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے۔ اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے، قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ - کہ اے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ دنیا کو بتا دیں کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو اور چاہتے ہو کہ خدا تعالیٰ کی محبت تمہیں حاصل ہو تو میرے پیچھے پیچھے چلو۔ میری پیروی کرو۔ اللہ تعالیٰ کی محبت تمہیں حاصل ہو جائے گی۔

اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے آپ نے خود بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی تعلیم پر عمل کرنا ہے۔ اور اپنے بچوں کو بھی صحیح تعلیم دینی ہے تا دہریت اور مغربیت کی آگ جو آج ہر طرف بھڑکتی نظر آ رہی ہے اس سے آپ کی آئندہ نسلیں محفوظ رہیں۔ ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت ہو۔ ان کی پیشانیاں ایمان کے نور سے چمک رہی ہوں۔ ان کی زبانوں پر حمدِ الٰہی کے ترانے ہوں اور ان کے دل اطاعتِ رسولؐ کے جذبہ سے معمور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق عطا فرمائے۔ مجھے بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام
مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ۔

پیغام کے بعد لجنہ اماء اللہ کی پانچ ممبرات نے ترانہ "صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا، صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" پڑھا جس نے مجلس کو بہت متاثر کیا۔ محترمہ صدر صاحبہ نے لجنہ اماء اللہ کی سالانہ رپورٹ پڑھی۔ اور لجنہ اماء اللہ کی جدوجہد اور مساعی پر روشنی ڈالی۔ اور تمام شعبہ جات کی کارکردگی بیان کی۔

مقابلہ تلاوت قرآن کریم:

سب سے پہلے تلاوت قرآن کریم کا مقابلہ رکھا گیا۔ اس مقابلہ میں ۱۱ ممبرات نے حصہ لیا۔ اور ججز کے فیصلہ کے مطابق

محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ — اوّل
〃 نزہت طیبہ صاحبہ — دوم
〃 امۃ الوحید بشریٰ صاحبہ — سوم
〃 رفعت سلطانہ صاحبہ — سوم

قرار دی گئیں۔ بقیہ تمام ممبرات نے بھی بہت اچھی تلاوت کی۔ اس لئے ان سب ممبرات کو محترمہ صدر صاحبہ نے اسپیشل انعام دینے کا اعلان فرمایا۔ فجزاہا اللہ تعالیٰ۔

مقابلہ نظم خوانی:

اس مقابلہ کے لئے تمام ممبرات نے دُرِثمین یا دُرِعدن - کلام محمود اور بخارِ دل میں سے کچھ اشعار یاد کئے تھے۔ بارہ ممبرات مقابلہ میں آئیں۔ ججز کے فیصلہ کے مطابق

محترمہ مبارکہ شاہین صاحبہ — اوّل
〃 امۃ الرحمٰن صاحبہ و منصورہ بیگم صاحبہ بدر — دوم
〃 نصرت بیگم صاحبہ بدر }
〃 عائشہ سلطانہ صاحبہ } — سوم

قرار دی گئیں۔ بقیہ تمام ممبرات کو محترمہ شہیدہ محبوب صاحبہ نگران ناصرات الاحمدیہ نے اپنی طرف سے انعام دینے کا اعلان فرمایا۔ فجزاہا اللہ تعالیٰ۔

باقی دیکھئے صفحہ ۱۰ پر

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

خطبہ جمعہ

اسلام نے کامل مذہبی آزادی دی ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول اور اس کے غضب کے مورد ہونے کا انحصار ہر شخص کے اپنے اعمال پر ہے

انبیاء کرام کو بھی بطور معلّم مبعوث کیا جاتا ہے انہیں نہ لوگوں کے دلوں پر تصرّف کرنے کی طاقت ہوتی ہے نہ جبر و اکراہ سے کام لینے کی اجازت

یہ ایک حقیقت ہے کہ کفر، نفاق اور ارتداد کا دروازہ بند نہیں کسی کو جبراً ان سے روکا نہیں جا سکتا ہاں ان کی سزا بہت سخت ہے

شیطان کی طاقتیں اس سے چھین نہیں لی گئیں وہ اب بھی وساوس پیدا کر کے انسان کو نفاق اور ارتداد کی طرف لانے میں مصروف ہے

خدا تعالیٰ سے طاقت حاصل کر کے ہی شیطانی حملوں سے بچا جا سکتا ہے انسانی کوشش یا تدبیر اس سلسلہ میں کامیاب نہیں ہو سکتی

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۹ ر امان ۱۳۵۸ ہش مطابق ۹ ر مارچ ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہّد و تعوّذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے یہ آیت تلاوت فرمائی:-

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ۝ (البقرۃ آیت ۱۲۰)

پھر فرمایا:-

اس آیت میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مخاطب ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے، مبعوث کیا ہے۔ بشیر اور نذیر بنا کر۔ اور اصحاب الجحیم کے متعلق تجھ سے بازپُرس نہیں کی جائے گی۔

قرآن کریم نے یہاں یہ نہیں کہا کہ کافروں کے متعلق تجھ سے بازپُرس نہیں کی جائے گی۔ بلکہ یہ کہا کہ اصحاب الجحیم کے متعلق تجھ سے بازپُرس نہیں ہوگی۔ تیری یہ ذمہ داری نہیں ہے کہ کوئی دوزخ میں جاتا ہے یا نہیں جاتا۔

اصحٰب الجحیم کے معنی

سمجھنے کے لئے جب ہم قرآن کریم ہی کو دیکھتے ہیں اور وہیں سے ہمیں صحیح معنی پتہ لگ سکتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم نے اصحاب الجحیم یا اصحاب النّار، دوزخ کی آگ میں پڑنے والوں کا جہاں ذکر کیا ہے، وہاں تین بڑے گروہ ہیں جن کا ذکر اصحاب الجحیم یا اصحاب النّار کے الفاظ سے کیا گیا۔ جن کو مدّنظر رکھتے ہوئے اس کے معنے یہ ہوں گے کہ تجھ سے ان تینوں گروہوں کے جہنّم میں جانے کے متعلق بازپرس نہیں ہوگی۔

پہلا گروہ ان میں سے وہ ہے جس کا ذکر سورۃ مائدہ کی آیت ۱۱ میں بیان ہوا فرمایا وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ وہ لوگ جنہوں نے کفر کی راہوں کو اختیار کیا اور اللہ تعالےٰ کی آیات کا انکار کیا۔ جو دلائل صداقت کے تھے اُن کی تکذیب کی اور خدا تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلایا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ، یہ لوگ خدا تعالیٰ کے نزدیک اصحاب الجحیم ہیں۔ دوزخ میں پھینکے جائیں گے۔ یہ گروہ جو ہے آگ میں پڑنے والا ہے۔

دوسرا گروہ جو آگ میں پڑنے والا ہے قرآن کریم کی اصطلاح میں، یہ بھی ایک بڑا گروہ ہے جس کا ذکر سورۃ نساء کی آیت ۱۴۶ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

کہ منافق یقیناً جہنّم کی گہرائی کے سب سے نچلے حصّہ میں ہوں گے۔ پس ایک تو کفّار ہوئے جن کا ذکر پہلے تھا۔ اور دوسرے منافق ہوئے جو

قرآن کریم کی اصطلاح

میں اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ یا اَصْحٰبُ النَّار ہیں۔

اور تیسرا گروہ جن کا ذکر قرآن کریم نے اَصْحٰبُ النَّار کے زمرہ میں کیا ہے وہ یہ ہے۔ سورۃ بقرہ کی آیت ۲۱۸ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

کہ تم میں سے جو بھی اپنے دین سے پھر جائے۔ اور راہِ ارتداد اختیار کرے پھر وہ طبعی موت مرے، اس حالت میں کہ وہ ارتداد کے ذریعہ سے جس کفر میں داخل ہوا تھا (ایمان کو چھوڑ کے) اس کفر پر وہ قائم تھا تو یہ وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے ایمان کی حالت میں جو نیکیاں کی تھیں اور بظاہر قربانیاں دی تھیں لیکن بعد میں ارتداد اختیار کیا تو حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ۔ وہ نیک اعمال بھی اُن کے کسی کام نہیں آئیں گے۔ اور اس دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اُن کی نیکیوں کا بدلہ ثواب اور خدا تعالیٰ کی رضا کی شکل میں نہیں ملے گا۔ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ اور ایسے مرتد جو ہیں وہ اصحاب النّار ہیں۔ اصحاب الجحیم ہیں۔ دوزخی ہیں۔ دوزخ کی آگ میں پڑنے والے ہیں۔ اور لمبا عرصہ اس میں رہنے والے ہیں۔

ان آیات کی روشنی میں ہمیں تین گروہ نظر آئے۔ اور وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ کے یہ معنی ہوں گے کہ اے محمدؐ! تجھ سے اس بات پر بازپُرس نہیں ہوگی کہ جب تُو نے دُنیا پر اسلام کو پیش کیا اور صداقت کے دلائل جو خدا تعالےٰ نے ظاہر کئے تھے۔ اور نشاناتِ آسمانی جو تیری صداقت کے لئے آئے تھے وہ تُو نے بتائے اور تبلیغ کی اور دعوت دی کہ یہ حق ہے اس کی طرف آؤ۔ لیکن جہاں ایک حصّہ نے ان کو قبول کیا وہاں ایک دوسرا حصّہ تھا جنہوں نے قبول نہیں کیا اور وہ کافر بن گئے تو کافروں کے متعلق تجھ سے بازپُرس نہیں ہوگی۔ یہ پُوچھ گچھ نہیں ہوگی کہ کیوں وہ کفر کی حالت میں مرے اور ایمان نہیں لائے۔ یہ تیری ذمہ داری نہیں ہے۔

تیرا کام صرف البلاغ ہے

دعوت دینا ہے سمجھانا ہے اُن کے لئے دعائیں کرنا ہے۔ لیکن ہدایت پانے والے نے خود اپنی مرضی سے ہدایت پانی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اُسے اس کی توفیق دے۔ یا بدقسمت ہوگا اور توفیق نہ پائے گا تو انکار کرے گا۔ بہرحال محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی الزام عائد نہیں ہوتا کہ کیوں اتنے دلائل سُننے کے بعد اور معجزات دیکھنے کے بعد ایک دُنیا منکرین کے گروہ میں شامل ہوئی اور انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور محمدؐ کے خدا کا کفر کیا۔

دوسرے اس کے یہ معنی ہوں گے کہ وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ کہ وہ لوگ جو ایمان لائے، جنہوں نے کہا کہ ہم خدا اور رسولؐ کی اطاعت کا جُوا اپنی گردنوں پر رکھتے ہیں لیکن اُن کا یہ دعوٰے صرف زبان سے تھا۔ عملاً انہوں نے ایثار اور قربانی اور وفا اور ثبات قدم کی راہوں کو اختیار کرنے کی بجائے نفاق کی راہوں کو اختیار کیا اور خدا اور رسولؐ سے محبت کر کے اور خدا کی مخلوق سے شفقت کر کے ان کی اسلامی تعلیم اور ہدایت کے مطابق خدمت کرنے کی بجائے فتنہ پیدا کیا۔ اور فساد پیدا کیا اور وسوسے پیدا کئے اور نفاق کی چالوں کو پسند کیا۔ وفا کو چھوڑ کر۔ اور منافق نے نفاق کیوں اختیار کیا؟ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بازپرس نہیں ہوگی۔ فرمایا تیرا کام یہ نہیں کہ ایمان لانے والے کو اس بات پر مجبور کرے کہ وہ ایمان کے تقاضوں کو بھی پُورا کرنے والا ہو۔ ایمان کے تقاضوں کو اپنی مرضی سے پُورا کرنے والے جو ہیں انہوں نے خدا کی رضا کو حاصل کرنا ہے۔ اُن کے اوپر کوئی جبر نہیں کیا جاسکتا۔ اور اگر کوئی منافق منافقانہ مفسدانہ راہوں کو اختیار کرتا ہے (منافق تو پہلے دن سے ہی ہمارے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی ہمیں ایسے واقعات نظر آتے ہیں کہ خطرناک نفاق کا مظاہرہ کرنے والے عبداللہ بن اُبی ابن سلول جیسے لوگ موجود تھے) پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بری قرار دیا گیا اس الزام سے کہ کیوں بعض نے نفاق کی راہوں کو اختیار کیا۔ وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ۔ یہ منافق جو اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ کی رُو سے

جہنم کے بدترین حصوں میں

پھینکے جانے والے ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کی وجہ سے کوئی الزام عائد نہیں ہوتا۔ نہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی وجہ سے کوئی بازپرس ہوگی۔

تیسرے معنی "وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ" کے تیسری آیت جو میں نے پڑھی ہے اُس کی روشنی میں یہ ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر بازپرس نہیں کرے گا خدا کہ ایمان لانے کے بعد لوگ کیوں مرتد ہوگئے۔ یہ ذمہ داری محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے کہ جو ایمان لے آیا اُسے زبردستی دائرہ اسلام کے اندر پکڑے رکھیں۔ یہ اُس کا کام ہے۔ ساری بناء ہی آزادی پر ہے۔ جزاء اور سزا۔ خدا تعالیٰ کی رضا اور خدا تعالیٰ کے قہر کا جلوہ جو ہے اُس کا انحصار ہر شخص کے اپنے اعمال پر ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ کوئی ذمہ داری ہے نہ آپؐ سے کوئی پوچھ گچھ اس کے متعلق کی جائے گی۔

جماعتوں اور گروہوں کے لحاظ سے یہ تین گروہ ہی ہیں۔ کفر کرنے والے، نفاق کی راہوں کو اختیار کرنے والے، اور ارتداد اختیار کرنے والے۔ اور تینوں "وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ" کے مفہوم کے اندر آتے ہیں۔ کیونکہ تینوں کے متعلق قرآن کریم نے دوزخی اور دوزخ کی آگ میں پڑنے والوں کا لفظ استعمال کیا ہے۔

تو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تجھے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا۔ پہلے مفسرین اس بحث میں بھی پڑے ہیں کہ اس آیت میں "بشیر اور نذیر" کا تعلق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے یا حق کے ساتھ ہے کہ ہم نے ایسے حق کے ساتھ تجھے بھیجا ہے جو حق بشارت دینے والا اور تنبیہ کرنے والا ہے مگر دوسری جگہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق واضح طور پر بشیر اور نذیر کا لفظ استعمال ہُوا ہے۔

بات یہ ہے کہ یہ بحث لفظی ہے۔ اس لئے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اعلان کیا، خدا تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وعلیہ وسلم سے یہ اعلان کروایا "اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ"۔ پس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر کسی کو بشارت دی ہے تو

وحی کے نتیجہ میں

دی ہے۔ اپنی طرف سے تو نہیں دی کوئی بشارت۔ اور اگر کسی کو کوئی تنبیہہ کی ہے اور ڈرایا ہے کہ اگر تم یہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے گا۔ تو اپنی طرف سے تو نہیں ڈرایا۔ وہ تو اسی واسطے ڈرایا کہ خدا نے کہا تھا کہ میں ناراض ہو جاؤں گا۔ اگر تم ایسے کام کرو گے۔ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بشیر اور نذیر ہونا یہی بتاتا ہے کہ جو تعلیم آپؐ نے کرائی، جو قرآن کریم آپؐ پر نازل ہُوا وہ قرآن کریم خود بتا رہا ہے کہ کن لوگوں کو خدا تعالیٰ بشارتیں دے رہا اور کن لوگوں پر خدا کا غضب نازل ہونے والا ہے۔ اور قرآن کریم ان کو ڈرا رہا ہے کہ دیکھو ایسے کام نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے گا۔

تو اس آیت سے بھی ہمیں پتہ لگتا ہے کہ اسلام نے کامل مذہبی آزادی دی ہے۔ اور ایک مفسر نے جیسا کہ میں ابھی بتاؤں گا یہ کہا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کے دلوں پر تصرف کرنے کی طاقت ہی نہیں دی گئی تھی۔ جب طاقت ہی نہیں دی گئی تو الزام کیسے۔ یعنی لَا تُسْئَلُ کا لفظ بتاتا ہے کہ آپؐ کو یہ طاقت نہیں دی گئی تھی کہ زبردستی کسی کے دل کی حالت کو بدل لیں۔ جب طاقت ہی نہیں تھی تو الزام بھی نہیں۔ پوچھ گچھ بھی نہیں بازپرس بھی کوئی نہیں۔

اس سلسلہ میں میں نے چند ایک نمونے مشہور مفسرین کے بھی لئے ہیں کیونکہ جب ہم بات کرتے ہیں تو ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو ہمیں کہتا ہے کہ تم خود ساختہ تفسیر کر رہے ہو۔ پہلوں نے بھی اس کے متعلق کچھ کہا؟ اس لئے میں کچھ نمونے پہلوں کے بھی اس سلسلہ میں لیتا ہوں اور ان کو بیان کر دیتا ہوں۔

ایک مشہور مفسر امام رازیؒ جن کی تفسیر

تفسیر کبیر کے نام سے

مشہور ہے۔ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ بِالْحَقِّ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"اِعْلَمْ اَنَّ الْقَوْمَ لَمَّا اَصَرُّوْا عَلَی الْعِنَادِ وَاللِّجَاجِ الْبَاطِلِ وَاقْتَرَحُوا الْمُعْجِزَاتِ عَلٰی سَبِیْلِ التَّعَنُّتِ بَیَّنَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ لَا مَزِیْدَ عَلٰی مَا فَعَلَہٗ فِیْ مَصَالِحِ دِیْنِہِمْ مِنْ اِظْہَارِ الْاَدِلَّۃِ وَکَمَا بَیَّنَ اَنَّہٗ لَا مَزِیْدَ عَلٰی مَا فَعَلَہُ الرَّسُوْلُ فِیْ بَابِ الْاِبْلَاغِ وَالتَّنْبِیْہِ لِکَیْ لَا یَکْثُرَ غَمُّہٗ بِسَبَبِ اِصْرَارِہِمْ عَلٰی کُفْرِہِمْ۔"

پھر لکھتے ہیں اس کی تفسیر کرتے ہوئے کہ اس کے معنی یہ ہیں:۔

"قَالَ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ یَا مُحَمَّدُ بِالْحَقِّ لِتَکُوْنَ مُبَشِّرًا لِمَنِ اتَّبَعَکَ وَاهْتَدٰی بِدِیْنِکَ وَمُنْذِرًا لِمَنْ کَفَرَ بِکَ وَضَلَّ عَنْ دِیْنِکَ اَمَّا قَوْلُہٗ تَعَالٰی وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ ..... فَفِی التَّاْوِیْلِ وُجُوْہٌ" کہتے ہیں بہت سارے معنے لَا تُسْئَلُ کے ہوسکتے ہیں۔ "اَحَدُہَا اَنَّ مَصِیْرَہُمْ اِلَی الْجَحِیْمِ فَمَعْصِیَتُہُمْ لَا تَضُرُّکَ وَلَسْتَ بِمَسْئُوْلٍ عَنْ ذٰلِکَ وَہُوَ کَقَوْلِہٖ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَعَلَیْنَا الْحِسَابُ وَقَوْلِہٖ عَلَیْہِ مَا حُمِّلَ وَعَلَیْکُمْ مَا حُمِّلْتُمْ

(الثانی) اِنَّکَ ہَادٍ وَلَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ فَلَا تَاْسَفْ وَلَا تَغْتَمَّ لِکُفْرِہِمْ وَمَصِیْرِہِمْ اِلَی الْعَذَابِ وَنَظِیْرُہٗ قَوْلُہٗ فَلَا تَذْہَبْ نَفْسُکَ عَلَیْہِمْ حَسَرَاتٍ۔

(الثالث) لَا تَنْظُرْ اِلَی الْمُطِیْعِ وَالْعَاصِیْ فِی الْوَقْتِ فَاِنَّ الْحَالَ قَدْ یَتَغَیَّرُ فَہُوَ غَیْبٌ فَلَا تَسْئَلْ عَنْہُ وَفِی الْاٰیَۃِ دَلَالَۃٌ عَلٰی اَنَّ اَحَدًا لَا یُسْئَلُ عَنْ ذَنْبِ غَیْرِہٖ وَلَا یُؤَاخَذُ بِمَا اجْتَرَمَہٗ سَوَاءٌ کَانَ قَرِیْبًا اَمْ بَعِیْدًا۔"

امام رازیؒ لکھتے ہیں اس آیت کی تفسیر میں کہ تمہیں علم ہونا چاہیئے کہ جب کفار نے مخالفت اور بے فائدہ ضد پر اصرار کیا اور ہٹ دھرمی کے طور پر

اقتراحی معجزات

کا متواتر مطالبہ کیا تو خدا تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو کہا کہ اُس نے یعنی اللہ تعالیٰ نے دلائل ظاہر کر کے ان لوگوں کی دینی بہتری کے لئے جو کچھ کیا ہے اس سے زیادہ کچھ

نہیں ہو سکتا یعنی خدا تعالیٰ نے اس سے زیادہ نہیں کیا۔ دلائل دے دیئے۔ آیات آسمانی نازل کر دیں۔ امام رازیؒ کہتے ہیں اس آیت میں ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہتا ہے کہ جو میں کر چکا ہوں اس سے زیادہ میں ان لوگوں کی دینی صلاح کے لئے دینی مصالح کے لئے نہیں کر سکتا۔ میں نے دلائل قائم کر دیئے، حجج قاطعہ ظاہر کر دیں، آیات آسمانی آگئیں دلائل اتمام حجت کے ظاہر ہو گئے۔ اور جیسے خدا تعالیٰ نے یہ بات بیان کی ہے، خدا تعالیٰ نے یہ بھی بیان کیا کہ جو کچھ رسولؐ نے انہیں تبلیغ کرنے اور تنبیہ کرنے میں کردار ادا کیا ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں ہو سکتا تھا اور ایسا اس لئے فرمایا کہ حضور علیہ السلام کا غم ان کے کفر پر مُصر ہو جانے کی وجہ سے زیادہ نہ ہو جائے۔

پھر یہ لکھتے ہیں کہ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا۔ اے محمدؐ! ہم نے تجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ تو ان لوگوں کو جو تیری پیروی کریں اور تیرے دین کے ذریعہ ہدایت پائیں، بشارت دے اور جو تیرا انکار کریں اور تیرے دین سے گمراہ ہو جائیں، انہیں ڈرائے اور خدا تعالیٰ کا جو فرمان ہے کہ "وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ" مختلف پہلوؤں سے اس کی تفسیر کی جا سکتی ہے۔ اوّل یہ کہ اصحاب الجحیم ہیں وہ۔ ان کفار کا ٹھکانہ جہنم ہو گا اور ان کی نافرمانی تجھے کوئی نقصان نہیں دے گی۔ یعنی جو اُن کی نافرمانی ہے، خود ان کو اس کا نقصان پہنچے گا تجھے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا اور نہ ہی تجھ سے اس کے متعلق پوچھ گچھ ہو گی۔ جیسے کہ خدا تعالیٰ دوسری جگہ فرماتا ہے کہ تیرا فرض تو تبلیغ ہے اور ہمارا کام حساب لینا ہے اور ایک اور جگہ فرمایا کہ اس رسولؐ پر وہ کام کرنا ضروری ہے جو اس کے ذمہ لگایا گیا اور تم پر وہ کام کرنا ضروری ہے جو تمہارے ذمہ لگایا گیا۔ نمبر ۲ کہتے ہیں کہ دوسرے اس کا مطلب یہ ہے کہ تو ہدایت دینے والا ہے۔

ہدایت دینے والا

دعوت دینے والا، ہدایت پہنچا دینے والا ہے ان تک اور اس معاملہ میں تیرا کوئی اختیار نہیں۔ یعنی اس معاملہ میں کہ وہ مانتے ہیں کہ نہیں، تیرا کوئی اختیار نہیں پس تو ان کے کفر اور دوزخ میں جانے کی وجہ سے غم نہ کر۔

اس مطلب کی ایک دوسری آیت بھی ہے جس میں فرمایا کہ تیری جان ان پر افسوس کرتے ہوئے ضائع نہ ہو جائے۔ تیسرے فرمایا کہ تو موجودہ وقت میں مطیع اور نافرمان کا خیال نہ کر۔ حالات بدلتے رہتے ہیں۔ انہی میں سے تو پھر مسلمان بھی ہو گئے۔ پھر وہ کہتے ہیں اس آیت سے ایک اور بات کا بھی پتہ چلتا ہے وہ یہ کہ کوئی شخص کسی دوسرے کے گناہ کی وجہ سے نہ پوچھا جائے گا۔ اور نہ ہی کسی دوسرے کے گناہ کی وجہ سے اس کا مواخذہ ہو گا۔ خواہ وہ گنہگار قریبی ہو یا قریبی نہ ہو۔

ابن جریر ایک مشہور مفسر ہیں اپنی تفسیر جامع البیان میں وہ لکھتے ہیں:-
"وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ جَلَّ شَانُهٗ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ يَا مُحَمَّدُ بِالْاِسْلَامِ الَّذِيْ لَا اَقْبَلُ مِنْ اَحَدٍ غَيْرَهٗ مِنَ الْاَدْيَانِ وَهُوَ الْحَقُّ مُبَشِّرًا مَنِ اتَّبَعَكَ فَاَطَاعَكَ وَقَبِلَ مِنْكَ مَا دَعَوْتَهٗ اِلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِالنَّصْرِ فِي الدُّنْيَا وَالظَّفَرِ بِالثَّوَابِ فِي الْاٰخِرَةِ وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ فِيْهَا وَمُنْذِرًا مَنْ عَصَاكَ فَخَالَفَكَ وَرَدَّ عَلَيْكَ مَا دَعَوْتَهٗ اِلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِالْخِزْيِ فِي الدُّنْيَا وَالذُّلِّ فِيْهَا وَالْعَذَابِ الْمُهِيْنِ فِي الْاٰخِرَةِ۔"

(وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ)

وہ کہتے ہیں اس کے معنے ہیں یا مُحَمَّدُ! اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا فَبَلَّغْتَ مَا اُرْسِلْتَ بِهٖ وَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَالْاِنْذَارُ وَلَسْتَ مَسْئُوْلًا عَمَّنْ كَفَرَ بِمَا اَتَيْتَهٗ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ وَكَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَحِيْمِ ٥ (تفسیر جامع البیان جلد ۱ صفحہ ۳۸۸)

وہ کہتے ہیں کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ اے محمدؐ! ہم نے تجھے اس دین اسلام کے ساتھ بھیجا ہے جس کے سوا میں کسی اور دین کو کسی سے قبول نہیں کروں گا۔ اور دین اسلام حق ہے۔ جو شخص تیری پیروی کرے، تیری اطاعت کرے اور جس حق کی تو نے اسے دعوت دی ہے اسے وہ قبول کرے تو یہ حق جو ہے وہ اسے بشارت دیتا ہے کہ دنیا میں اس کی مدد کی جائے گی، اور آخرت میں اسے ثواب دیا جائے گا۔ اور اسے دائمی نعمتوں سے نوازا جائے گا۔ اس کے برعکس جو تیری بات نہ مانے، تیری مخالفت کرے اور جس حق کی طرف تو نے اسے دعوت دی ہے اسے وہ ردّ کر دے تو اسے یہ حق جو ہے وہ تنبیہ کرتا ہے کہ اسے دنیا میں ذلت پہنچے گی اور وہ خوار ہو گا اور آخرت میں اسے ذلت آمیز عذاب دیا جائے گا۔

وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ۔ کہتے ہیں پس معنی یہ ہوئے کہ اے محمدؐ! ہم نے تجھے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے۔ پس جو پیغام تجھے دیا گیا تو نے وہ پہنچا دیا۔ تیرا کام پہنچا دینا اور تنبیہ کر دینا ہے اور تجھ سے ان لوگوں کے متعلق سوال نہ کیا جائے گا جنہوں نے اس حق کا انکار کیا جو تو ان کے پاس لے کر آیا اور وہ دوزخیوں میں شامل ہو گئے۔

تیسرا حوالہ میں نے لیا ہے امام قرطبی کی تفسیر سے۔ وہ اپنی جامع "اَلْجَامِعُ لِاَحْكَامِ الْقُرْاٰنِ" میں لکھتے ہیں۔ کہ اَلْمَعْنٰى اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا غَيْرَ مَسْئُوْلٍ۔
کہ ہم نے تجھے بشیر اور نذیر کرکے بھیجا ہے اور تجھ سے ان لوگوں کے بارہ میں پوچھ گچھ نہ ہو گی، باز پرس نہ کی جائے گی۔

علامہ محمود آلوسی کی ایک مشہور تفسیر ہے روح المعانی اس میں اس آیت کی تفسیر یوں آئی ہے:-
اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ اَيْ مُتَلَبِّسًا مُؤَيَّدًا بِهٖ ..... وَالْمُرَادُ اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ لِاَنْ تُبَشِّرَ مَنْ اَطَاعَ وَتُنْذِرَ مَنْ عَصٰى لَا لِتُجْبِرَ عَلَى الْاِيْمَانِ فَمَا عَلَيْكَ اِنْ اَصَرُّوْا وَكَابَرُوْا
اور وہ وَلَا تُسْئَلُ کے متعلق کہتے ہیں اَيْ اَرْسَلْنٰكَ غَيْرَ مَسْئُوْلٍ عَنْ اَصْحَابِ الْجَحِيْمِ مَا لَهُمْ لَمْ يُؤْمِنُوْا بَعْدَ اَنْ بَلَّغْتَ مَا اُرْسِلْتَ بِهٖ وَاَلْزَمْتَ الْحُجَّةَ عَلَيْهِمْ۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے تجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے اور اس کے ذریعہ تیری تائید کی گئی ہے اور کہتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ اے رسولؐ! ہم نے تجھے اس لئے بھیجا ہے تا تو اُن کو جو اطاعت اختیار کریں خوشخبری دے اور جو نافرمانی کریں تنبیہ کرے۔ تجھے اس لئے نہیں بھیجا گیا کہ تو کسی کو ایمان لانے پر مجبور کرے (یہاں میں یہ زائد کروں گا کہ اصحاب الجحیم کے جو قرآن کریم نے تین گروہ بیان کئے تھے تو اس کے یہ معنے ہوں گے کہ تجھے اس لئے نہیں بھیجا گیا کہ تو کسی کو ایمان لانے پر مجبور کرے یا کسی کو ایمان کے تقاضوں کے پورا کرنے پر مجبور کرے کہ وہ نفاق کی راہوں کو اختیار نہ کریں یا کسی کو اس بات پر مجبور کرے کہ وہ ایمان لانے کے بعد ارتداد اختیار نہ کریں) پس اگر وہ کفر پر اصرار کریں یا نفاق کی راہوں کو اختیار کریں یا ایمان لانے کے بعد ارتداد اختیار کریں اور فضول جھگڑا کریں تو اس میں تیرا کوئی نقصان نہیں اور تجھ پر کوئی الزام نہیں۔

شیخ اسماعیل حقی کی تفسیر ہے روح البیان، وہ لکھتے ہیں:-
"اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ حَالَ كَوْنِكَ مُتَلَبِّسًا (بِالْحَقِّ) مُؤَيَّدًا بِهٖ وَالْمُرَادُ الْحُجَجُ وَالْاٰيَاتُ وَسُمِّيَتْ بِهٖ لِتَاْدِيَتِهَا اِلَى الْحَقِّ (بَشِيْرًا) حَالَ كَوْنِكَ مُبَشِّرًا لِمَنِ اتَّبَعَكَ ..... (وَنَذِيْرًا) اَيْ مُنْذِرًا وَمُخَوِّفًا لِمَنْ كَفَرَ بِكَ وَعَصَاكَ وَالْمَعْنٰى اِنَّ شَاْنَكَ بَعْدَ اِظْهَارِ صِدْقِكَ فِيْ دَعْوَى الرِّسَالَةِ بِالدَّلَائِلِ وَالْمُعْجِزَاتِ لَيْسَ اِلَّا الدَّعْوَةَ وَالْاِبْلَاغَ بِالتَّبْشِيْرِ وَالْاِنْذَارِ لَا اَنْ تُجْبِرَهُمْ عَلَى الْقَبُوْلِ وَالْاِيْمَانِ فَلَا عَلَيْكَ اِنْ اَصَرُّوْا عَلَى الْكُفْرِ وَالْعِنَادِ"
کہتے ہیں کہ یہاں حق سے مراد دلائل اور نشانات ہیں اور بَشِيْرًا تو بشارت دینے والا ہے ان کو جو تیری پیروی کریں اور نَذِيْرًا اور تو ڈراتا ہے انہیں جو تیرا انکار کریں۔ تیری نافرمانی کریں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ دلائل اور معجزات کے ذریعہ تیرے دعویٰ رسالت کی سچائی کے اظہار کے بعد تیرا کام یہی ہے کہ تو اس حق کی طرف دعوت دے اور اسے لوگوں تک پہنچا دے خواہ خوشخبری دے کر یا ڈرا کر۔ تیرا یہ کام نہیں کہ تو ان کو حق کے قبول کرنے یا اس پر ایمان لانے کے لئے مجبور کرے اور تیرے پر کوئی الزام نہیں کہ دلائل اور معجزات کے بعد انہوں نے کفر اور مخالفت پر اصرار کیوں کیا۔ تیرا کام پہنچانا تھا تو نے پہنچا دیا اور وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ۔ تیرا کام پہنچانا تھا، پہنچا دیا اور یہ باز پرس نہیں ہو گی کہ کیوں وہ ایمان

نہیں لائے۔

ایک تفسیر ہے "تفسیر المنار"۔ الامام الشیخ محمد عبدہ لیکچر دیا کرتے تھے۔ اُن کے ایک شاگرد ہیں سید رشید رضا صاحب انہوں نے اُن کے جو لیکچر تھے یعنی قرآن کریم کے درس ان کو اکٹھے کرکے شائع کئے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ :۔

اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ بِالْعَقَائِدِ الْحَقِّ الْمُطَابِقَةِ لِلْوَاقِعِ وَالشَّرَائِعِ الصَّحِيْحَةِ الْمُوْصِلَةِ اِلٰى سَعَادَةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ بَشِيْرًا لِمَنْ يَتَّبِعُ الْحَقَّ بِالسَّعَادَتَيْنِ (یعنی سعادت دنیا اور آخرت) وَنَذِيْرًا لِمَنْ لَا يَاْخُذُ بِهٖ بِشَقَاءِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ اَيْ فَلَا يَضُرُّكَ تَكْذِيْبُ الْمُكَذِّبِيْنَ الَّذِيْنَ يُسَاقُوْنَ بِجُحُوْدِهِمْ اِلَى الْجَحِيْمِ لِاَنَّكَ لَمْ تُبْعَثْ مُلْزِمًا لَهُمْ وَلَا جَبَّارًا عَلَيْهِمْ فَيُعَدُّ عَدَمُ اِيْمَانِهِمْ تَقْصِيْرًا مِنْكَ تُسْئَلُ عَنْهُ بَلْ بُعِثْتَ مُعَلِّمًا وَهَادِيًا بِالْبَيَانِ وَالدَّعْوَةِ وَحُسْنِ الْاُسْوَةِ لَا هَادِيًا بِالْفِعْلِ وَلَا مُلْزِمًا بِالْقُوَّةِ۔ لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ۔

یہ کہتے ہیں کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ اے محمدؐ! ہم نے تجھے عقائد حقہ کے ساتھ جو واقعات کے مطابق ہیں اور صحیح احکام کے ساتھ جو

دینی اور دُنیوی سعادت

تک پہنچانے والے ہیں بھیجا ہے۔ بَشِیْرًا اور تو بشارت دینے والا ہے۔ دونوں قسم کی سعادت کی ہر اُس شخص کو جو حق کی پیروی کرے۔ وَنَذِیْرًا اور ڈرانے والا ہے دُنیا اور آخرت کی بدبختی سے اُسے جو اختیار نہ کرے۔ وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ۔ اُن مکذبین کی تکذیب تجھے کوئی ضرر نہیں پہنچائے گی جو اپنے انکار اور تکذیب کی وجہ سے جہنم کی طرف دھکیلے جائیں گے کیونکہ تو اس لئے معبوث نہیں کیا گیا کہ تو ان پر دباؤ ڈالے یا انہیں مجبور کرے ایمان پر کہ ایمان نہ لانے کو تیری کوتاہی شمار کیا جائے اور اس کے متعلق تجھ سے باز پرس کی جائے بلکہ تو اس لئے بھیجا گیا ہے کہ تو تعلیم اور ہدایت دے۔ حق کو بیان کرے۔ اس کی دعوت دے اور نیک نمونہ پیش کرے۔ اپنے اسوہ سے ان کو صداقت کی طرف بلائے۔ نہ اس لئے کہ تو انہیں عملاً مجبور کرکے بالجبر ہدایت یافتہ بنائے۔ یا اپنی طاقت سے اُن پر دباؤ ڈالے۔

دوسری جگہ فرمایا تیرا ذمہ نہیں کہ تو انہیں ضرور ہدایت تک پہنچائے لیکن اللہ تعالےٰ خود ہدایت دیتا ہے اُسے جسے چاہتا ہے۔

اور اس آیت میں ایک سبق بھی ہے کہ انبیاء کو بطور معلّم کے بھیجا جاتا ہے نہ کہ بطور داروغہ کے اور نہ انہیں لوگوں کے دلوں میں تصرّف کرنے کی طاقت حاصل ہوتی ہے یعنی اُن کو یہ طاقت ہی نہیں دی گئی کہ لوگوں کے دل بدلیں، کسی نبی کو نہیں دی گئی۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی خدا تعالےٰ نے دل بدلنے کی طاقت نہیں دی تھی۔ اس میں خود اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کیا ہے کہ میں نے دلائل مہیا کر دیئے آسمانی نشان اُن کو دکھا دیئے اس سے زیادہ ان کی دینی بہبود کے لئے میں (خدا جو ساری طاقتوں کا مالک ہے) بھی اور کچھ نہیں کروں گا۔ ان کی مرضی پر چھوڑا ہے۔ وہ میری رضا کی راہوں پر چلتے ہیں یا اپنے بدعملیوں کے نتیجہ میں میرے غصے کو بھڑکاتے ہیں۔

تو یہ کہتے ہیں کہ انبیاء کو بطور معلّم کے بھیجا جاتا ہے نہ کہ بطور داروغہ کے اور نہ انہیں لوگوں کے دلوں میں تصرّف کرنے کی طاقت حاصل ہوتی ہے۔ نہ انہیں

جبر و اکراہ کے لئے

حکم ہوتا ہے۔ پس جب کبھی وہ جہاد کرتے ہیں، تو صرف حق کے دفاع کے لئے نہ اس لئے کہ لوگوں کو وہ حق ماننے پر مجبور کریں۔

آخری حوالہ بہت پُرانی تفسیروں کا نہیں بلکہ ماضیٔ قریب کی ہے یہ تفسیر۔ تو جیسا کہ پہلے خطبوں میں بھی بیان کر چکا ہوں، ایک آیت اس مضمون پر روشنی ڈالتی ہے۔ ہم سب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ قرآن کریم کہتا کیا ہے؟ حکم تو شریعت قرآنیہ

کا چلے گا اور خدا کہتا ہے کہ میں بھی جبر نہیں کرتا اور میرا محمدؐ بھی جبر نہیں کرتا۔ اس آیت کے یہی معنے کئے ہیں، ان مفسرین نے کہ خدا نے اس آیت میں یہ بتایا ہے کہ میں جبر نہیں کرتا۔ میرا محمدؐ بھی جبر نہیں کرتا۔ اور اسی وجہ سے وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ۔ اگر کوئی انکار کرتا ہے، کوئی نفاق کی راہوں کو اختیار کرتا ہے، کوئی مرتد ہو جاتا ہے ایمان لانے کے بعد، کسی پہ جبر کوئی نہیں۔ لیکن کام یہ ہے کہ ڈراؤ ان کو، نہیں مانو گے خدا تعالیٰ کے غضب کی آگ میں پھینکے جاؤ گے۔ منافقانہ راہوں کو اختیار کرو گے تو قہر الٰہی کی وہ تجلّی ظاہر ہوگی کہ تمہاری نسلیں بھی کانپ اُٹھیں گی۔ یہ انذار کیا ہے۔ اور اگر ارتداد کی راہوں کو اختیار کرو گے تو خدا تعالےٰ کی گرفت میں آؤ گے۔ یہ انذار کرو ان کو۔ سمجھا دو۔ اللہ اگر مانو گے خدا کے پیار کو پاؤ گے۔ دیکھو خدا کتنا پیار کرنے والا ہے۔ ایک حصّہ تو اس کے پیار کا مومن اور کافر ہر دو پر ظاہر ہوتا ہے، اس کی رحمانیت کے نتیجہ میں اور ایک حصّہ اس کے پیار کا اس کی رحیمیت کے نتیجہ میں صرف ان لوگوں پر ظاہر ہوتا ہے جو اس کے پہلے پیار کے بعد، رحمانیت کے جلوؤں کے بعد، خدا کے مزید پیار کے حصول کی کوشش کرتے ہیں اور اسی کے عبد بن کر اس کی رضا کی جنتیں حاصل کرتے ہیں اس دُنیا میں یا اُخروی جنتیں پاتے ہیں وفات کے بعد۔ مرنے کے بعد ملنے والی جنتوں کے متعلق تو کہا گیا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا ان کو، نہ کسی کان نے سُنا۔ اس کا تو ہم تصور ہی نہیں کر سکتے۔ اتنا ہمیں بتایا گیا ہے کہ وہ ایک ایسی زندگی ہے جس زندگی کا ہر لحظ اور ہر سیکنڈ رُوحانی سرور اور خدا تعالےٰ کے پیار کی لذت رُوحانی عطا کرے گا۔ یہ خدا ہی جانتا ہے یا وہ جانتے ہیں جو اس وقت جنت میں بیٹھے ہیں ہم تو اس ابتلا کی دنیا میں بستے ہیں اور اپنی فکر کرنی چاہیئے یہاں۔ اور کوشش کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ ہم سے راضی ہو اور خوش ہو اور جب اس نے توفیق دی ہے ایمان لانے کی تو جو دروازے خدا تعالےٰ سے دوری کے، جہنم کے خاتمہ بالخیر ہونے تک کھلے ہیں، ہمارا فرض ہے کہ خاتمہ بالخیر تک پیٹھ کرکے ان دروازوں کی طرف، قدم آگے بڑھائیں، اُن کی طرف مُنہ کرکے نہ چلیں۔ اور ان کے اندر نہ داخل ہوں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اپنی جنتوں کا ہمیں وارث بنا دے کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ نفاق کا دروازہ اور ارتداد کا بند نہیں۔ کوئی جبر نہیں ہے اگر کوئی منافق بننا چاہتا ہے تو جبراً اسے روکا نہیں جا سکتا لیکن سزا اس کی بڑی سخت ہے۔ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔ اگر کوئی ارتداد اختیار کرتا ہے تو وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ خدایا میں نے بیس سال تو تیری پاک جماعت میں شامل رہ کر تیری راہ میں قربانیاں دی تھیں ان کا بدلہ تو مجھے دے۔ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا ان کے ایسے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ اُن کا بھی کوئی بدلہ نہیں ملے گا۔ مرتد کو یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ اور مرتد بنانے کی کوششیں بھی ہوتی ہیں۔ شیطان کا یہ بھی کام ہے۔ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ کے جو تین معنے ہیں ان کی رُو سے شیطان کے بھی تین کام ہیں۔ ایک اس کا کام ہے کہ انسان سے کفر کروائے۔ یعنی قبول ہی نہ کرے صداقت کو۔ جو اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا میں بیان ہوا ہے۔ دوسرے شیطان کا یہ کام ہے جس وقت کوئی ایمان لے آتا ہے تو بڑا تلملاتا ہے شیطان۔ یہ کیا ہو گیا۔ میرے ہاتھ سے نکل گیا۔ پھر وہ وسوسے پیدا کرکے اسے ارتداد کی طرف لانے کی کوشش کرتا ہے۔ کسی شخص کا یہ کہنا کہ چونکہ میں ایک دفعہ ایمان لے آیا علیٰ وجہ البصیرت اس لئے شیطان کی طاقتیں جو ہیں وہ اس سے جہاں تک میرے نفس کا تعلق تھا چھین لی گئیں یہ غلط ہے۔ صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا شیطان اسلام لے آیا۔ لیکن دوسروں کے متعلق تو یہ نہیں کہا تھا کہ ان کا شیطان بھی ایمان لے آیا۔ پاک و مطہر بھی بہت گزرے لیکن ہر ایک کو لرزاں ترساں اپنی زندگی کے دن گذارنے چاہئیں۔

شیطان کے حملہ سے بچنے کے لئے خدا نے سکھایا لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ اس سے شیطان دور بھاگتا ہے۔ لوگ جانتے تو ہیں مگر سمجھتے کم ہیں اس لئے بچ نہیں سکتے۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ جب تک خدا سے طاقت حاصل کرکے شیطان کا مقابلہ نہیں کرو گے شیطان کے وار سے نہیں بچ سکو گے۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اس کی توفیق عطا کرے کہ ہم خدا سے طاقت حاصل کریں اور شیطانی وسوسوں سے محفوظ رہ کر نفاق اور ارتداد سے ہم میں سے ہر ایک بچنے والا ہو، ہر ایک بلا استثناء۔ تا کہ خدا تعالےٰ کی عظمت اور اس کا جلال دُنیا میں ظاہر ہو اور ہر انسان جو ہے وہ خدا تعالےٰ کی توحید اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے ایک خاندان کی حیثیت میں ؛۔ (الفضل ۷ جون ۱۹۷۹ء)

تقریر برجلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۸ء

آخری قسط

ترقی یافتہ ممالک میں اسلحہ سازی کی دوڑ اور امن عالم

از محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اسلام اور امن عالم

حضرات! اس وقت مناسب معلوم ہوتا ہے کہ امن عالم کے بارہ میں اسلام کی تعلیمات کا بھی اختصار سے ذکر کر دیا جائے۔ اسلام عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنے "امن و سلامتی" کے ہیں اور "مسلم" وہ شخص ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے کسی کو ایذاء و تکلیف نہ پہنچے گویا وہ "امن کا شہزادہ" ہو اسلام دنیا میں امن کو قائم رکھنے کی واضح ہدایات دیتا ہے چنانچہ اسلام کی امن پسندانہ تعلیمات کا خلاصہ یہ ہے کہ:-

(۱) اسلام سب کو امن و سلامتی کی دعوت دیتا ہے

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

(ا) یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ط (البقرہ ع ۲۵)

کہ اے ایمان کا دعویٰ کرنے والو تم سب پورے طور پر اللہ تعالیٰ کی اطاعت (جو امن و سلامتی کی راہ ہے) میں داخل ہو جاؤ۔ اور شیطان کے قدموں کی اتباع نہ کرو

(ب) اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ (آل عمران ع ۲)

کہ اللہ کے نزدیک اصل دین تو اسلام ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری اور امن و سلامتی کی راہ اسلام ہے)

(۲) اسلام بین الاقوامی امن و اتحاد کیلئے بنیاد "انسانیت" کو قرار دیتا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَ جَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ط اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ط (الحجرات ع ۲)

کہ اے لوگو ہم نے تم کو مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تم کو کئی گروہوں اور قبائل میں تقسیم کر دیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے گویا اسلامی نقطۂ نگاہ سے ساری انسانیت ایک ہے تمام مومن بھائی بھائی ہیں گروہوں اور قبائل کی تقسیم صرف شناخت اور امتیاز کے لئے ہے نہ کہ تفاخر اور تکبر کے لئے قابل فخر اور قابل تعریف چیز صرف نیکی اور تقویٰ ہے

(ا) چنانچہ حجۃ الوداع کے موقع پر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر رنگ و نسل و قومیت کا امتیاز ختم کرتے ہوئے اعلان فرمایا:-

یٰاَیُّھَا النَّاسُ اَلَا اِنَّ رَبَّکُمْ وَاحِدٌ وَاِنَّ اَبَاکُمْ وَاحِدٌ۔ اَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی عَجَمِیٍّ وَ لَا لِعَجَمِیٍّ عَلٰی عَرَبِیٍّ وَلَا لِاَحْمَرَ عَلٰی اَسْوَدَ وَلَا لِاَسْوَدَ عَلٰی اَحْمَرَ اِلَّا بِالتَّقْوٰی (مسند احمد بن حنبل)

کہ اے لوگو یاد رکھو تمہارا رب ایک ہے تمہارا باپ ایک ہے کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کسی سرخ کو کسی کالے پر اور کسی کالے کو کسی سرخ پر کوئی فضیلت حاصل نہیں مگر بجز نیکی اور تقویٰ کے۔

پنجگانہ نمازوں میں انسانیت کی یہی مساوات کا درس مسلمانوں کو دیا جاتا ہے جیسے علامہ اقبال بھی فرماتے ہیں

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا۔ نہ کوئی بندہ نواز
بندہ و صاحب و محتاج و غنی سب ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

اور حج کے موقع پر ایک Universal Brotherhood (عالمگیر اخوت) کا شاندار مظاہرہ ہوتا ہے۔ جبکہ ہر ملک و قوم۔ رنگ و نسل کے مسلمان ایک ہی قسم کی احرام کی چادریں پہنے ہوئے۔ دربار خداوندی میں دعائیں مانگ رہے ہوتے ہیں۔ یہ مساوات انسانی کا مظاہرہ خالصتہً محبت و پیار کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ آج مختلف سماجوں اور طبقات میں بٹی ہوئی دنیا بھی حالات کی مجبوری سے اس "مساوات انسانی" کے اسلامی نظریہ کو اپنانے پر مجبور ہو گئی چنانچہ دنیا کے سب سے بڑے سیاسی ادارے U.N.O نے ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء کو "حقوق انسانی کا جو منشور" منظور کیا اس کی صرف چار دفعات کا ہی مطالعہ کریں (دفعہ ۱، ۲، ۱۸، ۱۹) تو آپ کو نظر آجائے گا کہ اسلامی تعلیمات کو کن خوبصورت الفاظ میں اپنایا گیا ہے

(۳) اسلام حرص و لالچ اور اقتدار کی ہوس چھوڑ دینے کی تعلیم دیتا ہے۔

چونکہ اقتدار کی یہی ہوس لڑائیوں کا باعث ہوتی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَلَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْکَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِہٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْھُمْ زَھْرَۃَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا لِنَفْتِنَھُمْ فِیْہِ وَرِزْقُ رَبِّکَ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی (طٰہٰ ع ۸)

کہ ہم نے جو کچھ ان میں سے بعض لوگوں کو دنیوی زندگی کی زیبائش کے سامان دے رکھے ہیں تو اس کی طرف اپنی دونوں آنکھوں کو اٹھا کر پھیلا پھیلا کر مت دیکھ وہ تو ہم نے ان کو اس لئے دیا ہے تاکہ ہم اس کے ذریعہ سے ان کی آزمائش کریں اور تیرے رب کا رزق سب سے اچھا اور باقی رہنے والا ہے۔

(۴) اسلام جارحیت اور ظلم پسند نہیں کرتا ہے

اسلام فتنہ و فساد ظلم و جارحیت کو کسی رنگ میں بھی پسند نہیں کرتا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

(ا) لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ

(ب) اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ

کہ اے لوگو زمین میں فتنہ و فساد مت برپا کرو۔ اللہ تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتا

(ج) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّعْجِبُکَ قَوْلُہٗ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَیُشْھِدُ اللّٰہَ عَلٰی مَا فِیْ قَلْبِہٖ وَھُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝ وَاِذَا تَوَلّٰی سَعٰی فِی الْاَرْضِ لِیُفْسِدَ فِیْھَا وَیُھْلِکَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ط وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ ۝ (البقرہ ع ۲۵)

کہ بعض آدمی ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی باتیں اس دنیا کی زندگی کے متعلق بہت پسندیدہ معلوم ہوتی ہیں اور وہ بات کرتے وقت اللہ کو اس اخلاص پر جو ان کے دل میں ہے گواہ ٹھہراتے ہیں حالانکہ وہ زیادہ جھگڑالو ہوتے ہیں اور جب حاکم ہو جاتے ہیں تو زمین میں فساد پیدا کرنے اور کھیتی باڑی اور مخلوق کو ہلاک کرنے کی غرض سے، دوڑتے پھرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا۔

(د) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا:-

اُنْصُرْ اَخَاکَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا۔

کہ تم اپنے ظالم اور مظلوم بھائی کی مدد کرو اس پر صحابہ کرامؓ نے ادب سے عرض کیا کہ حضور ہم مظلوم کی مدد کرنا تو سمجھ گئے ظالم کی کیسے مدد کریں فرمایا کہ ظالم

کے ہاتھ کو ظلم سے روکے اور لیس پر ظالم کی مدد ہے۔

پس آیاتِ قرآنیہ اور حدیثِ نبوی صلعم سے صاف ہدایت ملتی ہے کہ اسلام کسی رنگ میں بھی ظلم اور فتنہ و فساد کو پسند نہیں کرتا بلکہ ظالم شخص کے ظالمانہ ہاتھ کو روکنے کا ارشاد فرماتا ہے۔

(۵) معاہدات کی پابندی کی تعلیم

اسلام اس امر کی تلقین فرماتا ہے کہ افراد اپنے طور پر اور قومیں جماعتی رنگ میں باہمی طے کئے گئے معاہدات اور سمجھوتوں کی پابندی کریں اور ان کا احترام کریں اگر معاہدات باہمی کو توڑ دیا جائے یا نظر انداز کر دیا جائے تو نقض امن کا خطرہ پیدا ہوتا ہے اور باہمی کشیدگی اور بدمزگی کی فضا پیدا ہو جاتی ہے۔ بلکہ بعض عالمگیر جنگیں اسی لئے ہوئیں کہ ایک قوم نے اپنی خود پسندی کی وجہ سے قومی اور عالمی معاہدات کا احترام نہ کیا اور دیدہ دلیری سے انہیں توڑ دیا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

(۱) یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ

(المائدہ ع ۱)

(ب) اَوْفُوْا بِالْعَھْدِ اِنَّ الْعَھْدَ کَانَ مَسْئُوْلًا

(بنی اسرائیل ع ۴)

کہ اے ایمان کا دعویٰ کرنے والو اپنے اقراروں کو پورا کرو اپنے عہد کو پورا کرو کیونکہ ہر عہد کی نسبت یقیناً ایک نہ ایک دن جواب طلبی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی ایک صفت یہ قرار دی ہے کہ:۔

وَالْمُوْفُوْنَ بِعَھْدِھِمْ اِذَا عٰھَدُوْا

(البقرہ ع ۲۲)

کہ وہ اپنے عہد کو جب بھی کوئی عہد کریں پورا کرنے والے ہوتے ہیں

(۶) بین الاقوامی تعلقات اور یو۔این۔او کا قیام

دو قوموں یا دو ملکوں میں کبھی سیاسی ٹکراؤ کی صورت پیدا ہو جاتی ہے جسکو اصطلاح میں "جنگ" کہتے ہیں ایسی صورت میں باقی اقوام کے لئے ضروری ہے کہ دونوں لڑنے والی قوموں میں صلح و صفائی کرا دیں اور اگر کوئی قوم یا ملک اپنی زیادتی اور ظلم سے باز نہیں آتا تو امن کے قیام کی خاطر وہ ظالم کے خلاف مسلح ہو کر کوئی اقدام کریں۔ یہاں تک کہ زیادتی کرنے والا فریق صلح پر آمادہ ہو جائے ایسی صورت میں عدل و انصاف کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے باہمی صلح کروا دی جائے۔ عدل و انصاف اور صلح و صفائی کے نام پر دوسری اقوام یا ممالک اس ظالم ملک کے خلاف منتقمانہ کارروائی نہ کریں چنانچہ اللہ مسلمانوں کو ہدایت فرماتا ہے:۔

(الف) وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَھُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىھُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰى تَفِیْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَھُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ۝

(الحجرات ع ۱)

(ب) یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰهِ شُھَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۫ وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۟ ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

کہ اگر مومنوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان دونوں میں صلح کرادو پھر اگر صلح ہو جانے کے بعد ان میں سے کوئی ایک دوسرے پر چڑھائی کرے تو سب مل کر اس چڑھائی کرنے والے کے خلاف جنگ کرو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے پھر اگر وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے تو عدل کے ساتھ ان دونوں لڑنے والوں میں صلح کرادو اور انصاف کو مدنظر رکھو۔ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے

نیز فرمایا:۔ کہ اے ایماندارو تم انصاف کے ساتھ گواہی دیتے ہوئے اللہ کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ تم انصاف کرو وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے یقیناً آگاہ ہے۔

بہر حال اسلام نے جنگ و جدال کو روکنے اور باہمی صلح و صفائی اور امن کو قائم رکھنے کے لئے عدل و انصاف کی روح کو قائم رکھنے اور تقویٰ الٰہی کو مدنظر رکھنے کی بار بار تاکید فرمائی ہے۔ حضرت رحمۃ للعالمین صلعم نے کیا ہی محبت بھرے انداز میں فرمایا ہے

اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰهِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَى اللّٰهِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰى عِیَالِهٖ (الحدیث)

کہ تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کے خاندان کی طرح ہے پس مخلوقات میں سے اللہ تعالیٰ کو وہ شخص زیادہ محبوب ہے جو اس کے عیال یعنی مخلوقِ خدا سے حسنِ سلوک کرنے والا ہو۔

حضرت بانیٔ اسلام صلعم اور جارج برنارڈ شاہ

موجودہ صدی کے عالمی شہرت رکھنے والے مصنف جارج برنارڈ شاہ George Bernard Shaw آنحضرت صلعم کے بارہ میں رقمطراز ہیں:۔

"I have studied him (Muhammad) the wonderful man, and in my opinion, far from being an Anti-Christ, he must be called the saviour of humanity. I believe if a man like him were to assume the dictatorship of the modern world, he would succeed in solving its problems in way that would bring in the much needed peace and happiness."

(On Getting Married)

کہ میں نے حضرت محمد صلعم کی سیرت کا مطالعہ کیا ہے وہ ایک شاندار انسان ہیں وہ یسوع مسیح کے مخالف نہیں بلکہ انہیں انسانیت کا نجات دہندہ سمجھنا چاہئیے اور میرا یقین ہے کہ اگر آج موجودہ دنیا کی ڈکٹیٹر شپ آپ جیسے انسان کے ہاتھ میں دی جائے تو وہ اس کے مسائل کو ایک احسن پیرایہ میں حل کر سکے گا جس کے نتیجہ میں دنیا میں امن اور خوشحالی کا دور دورہ ہوگا جس کی اسے سخت ضرورت ہے

امنِ عالم ـــ اور آنحضرت صلعم کی بعثتِ ثانیہ

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ایک پُرامن اور روحانی انقلاب کے لئے آنحضرت صلعم کے بروزِ کامل شہزادۂ امن حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ کا ظہور آنحضرت کی بعثتِ ثانیہ کے رنگ میں ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سب روحانی فیض اپنے آقا حضرت محمد صلعم سے حاصل کیا آپ اپنی بعثت کی غرض کیسے محبت بھرے انداز میں بیان فرماتے ہیں:۔

"وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتے میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض قال کے ذریعہ سے ان کی کیفیت بیان کروں ... اور سب سے زیادہ یہ کہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کی شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودہ لگا دوں اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے۔" (لیکچر سیالکوٹ)

جماعت احمدیہ کے ذریعہ دنیا میں پرامن مساعی کی اشاعت

حضرات! یہ ایک حقیقت ہے کہ باہمی جنگوں سے ڈری ہوئی اور تھکی ہوئی دنیا امن کی متلاشی اور پیاسی دنیا کو اسلحہ کی دوڑ میں امن کی کرن نظر نہیں آرہی۔ اب دلوں کو سکون محض محبتِ الٰہی، خشیتِ الٰہی اور اخلاقِ فاضلہ سے ہی حاصل ہو سکتا اور یہ کیفیاتِ روحانیہ قرآن حکیم کی پاکیزہ تعلیمات اور احادیثِ نبوی صلعم پر عمل کرنے سے ہی حاصل ہو سکتی ہیں اور انہیں اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لئے جماعتِ احمدیہ دن رات کوشش کر رہی ہے حضرت بانیٔ سلسلہ جماعت کے روشن مستقبل کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

"اے تمام لوگو! سن رکھو یہ اس خدا کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی.... دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴) وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے انعام یافتہ مقالہ

قسط نمبر (۱)

معبودِ حقیقی : یعنی ہمارا تمہارا خدا

از محمد حفیظ بقاپوری

پیشِ تالیف

مقدس امام جماعتِ احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جولائی ۶۷ء میں یورپ کے سفر پر تشریف لے گئے حضور انور نے اس مبارک سفر کی اغراض پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا تھا۔

"میرے دل میں درد ہے کہ دنیا کے لئے ایک ہولناک تباہی مقدر ہے اور دنیا کی قومیں اس سے بے خبر ہیں میرا فرض ہے کہ میں انہیں بتاؤں کہ ان کے لئے ایک عظیم تباہی مقدر ہے، انہیں چاہیئے کہ وہ اس راستہ کو اختیار کریں جس پر چل کر وہ اس تباہی سے بچ سکتے ہیں۔ وہ راستہ یہی ہے کہ وہ اسلام کی عافیت بخش آغوش میں آئیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہوں اور پاک دل اور پاک ارادہ ہو کر آستانۂ الوہیت پر گریں اور خدا کی امان کے نیچے آ جائیں۔ ضروری ہے کہ ان قوموں کو وقت سے پہلے خبردار کیا جائے تا ان پر اتمامِ حجت ہو جائے۔ یہی میرے اس سفر کا مقصد ہے۔" (بدر قادیان ۱۳ جولائی ۶۷ء)

حضور انور نے یورپین ممالک میں تشریف لے جا کر بڑے ہی دلنشین انداز میں ان اقوام کو خبردار کرتے ہوئے ان پر اتمامِ حجت فرمائی ——— اب جو کوئی سعید الفطرت ان میں سے ان کا ہم خیال دوسرے خطۂ ارضی کا باشندہ معبودِ حقیقی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی خواہش کرے اور چاہے کہ حقیقی الوہیت کے مالک خدا کے بارے میں اُن نظریات و تفصیلات سے آگاہی بخشی جائے جو اسلام نے پیش کئے ہیں تو ہر ایسے طالبِ صادق کیلئے ہمارے پاس ایسا مرتب لٹریچر موجود ہونا عین وقت کی ضرورت ہے۔

جس جامع ومانع طریق پر معبودِ حقیقی کی معرفت سے قرآن مجید نے آگہی بخشی ہے اور جو پُر لطف و بے نظیر بیان اس کتابِ عزیز میں وارد ہوا ہے کوئی دوسری الہامی یا غیر الہامی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی نعم ما قال المسیح الموعود ؎

قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

پس ذاتِ الوہیتِ حقہ کی معرفت حاصل کرنے کے لئے کلام اللہ سے ہدایت اور معرفت حاصل کرنا از بس ضروری ہے ——— اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى (بقرہ آیت ۱۲۱) وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ (الزمر آیت ۳۸) اس لئے پیش کردہ مقالہ میں اُسی نورِ الٰہی سے معمور "کتاب اللہ" سے نورِ الٰہی کے اقتباس کی کوشش کی گئی ہے۔

دقیق اور فلسفیانہ بحثوں میں پڑے بغیر عام فہم رنگ میں قرآنی آیات کی روشنی میں معبودِ حقیقی کو اس طور پر پیش کیا گیا ہے کہ قاری کے ذہن میں وہ صحیح اور اصل تصور قائم ہو جسے اسلام یعنی قرآن مجید پیش کرتا ہے ساتھ ہی ساتھ ان غلط تصورات و نظریات کا ازالہ بھی ہوتا جائے جو ذاتِ الوہیتِ حقہ کے بارے میں بے خبر دنیا نے بنا رکھے ہیں۔

چونکہ یہ ایک نہایت ہی وسیع و عریض مضمون ہے جس کی سیر حاصل تفصیل کے لئے دفتر درکار ہیں اس لئے مختلف النوع مباحث میں سے صرف اہم مباحث کا انتخاب عمل میں لایا جا کر انہیں بھی بڑے ہی اختصار کے ساتھ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے تا ضروری اور اہم امور کا اصولی تذکرہ بھی ہو جائے اور اطنابِ بیان قارئین کی طبع کے لئے موجبِ ملال بھی نہ ہو۔

مباحث کے انتخاب اور ترتیب میں اس امر کی بھی کوشش کی گئی ہے کہ معبودِ حقیقی کے بارہ میں معلومات حاصل کرنے والے طالبِ صادق کی اجنبیت، دوری، نفرت اور کدورت کی آلائشیں دھل کر دل میں محبتِ الٰہی اور جذبۂ اشتیاقِ باری پیدا ہو، طبائع خود بخود اس حسنِ حقیقی سرچشمۂ محبت کی طرف مائل ہوں ——— آنکھوں پر سے ادھر روحانی کے حجاب اُٹھ جائیں اور ایک بندہ ناچیز کے دل میں ذاتی طور پر معبودِ حقیقی کے پُر کشش حسین و جمیل چہرہ کی اصل نورانی صورت دیکھ لینے کا ولولہ پیدا ہو ——— اور حسنِ حقیقی کے احساناتِ عظیمہ کے تذکرہ سے اس کی روح آستانۂ الوہیت پر گداز ہونے لگے۔

چونکہ ایسی تاثیراتِ عظیمہ کا منبع کلام اللہ ہی ہے اس لئے سارے مقالہ میں آیاتِ قرآنیہ ہی کے ذریعہ جمیع مباحث کی عمارت اُٹھائی گئی ہے اور مناسبِ حال آیات کے ترجمہ اور تشریح کا اضافہ کیا گیا ہے۔

اگرچہ ہمارے لٹریچر میں ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پر جلیل القدر مصنفین کی کتب موجود ہیں اور ان کا افادی دائرہ بھی مسلم ہے تاہم ؎

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

زیرِ نظر مقالہ ایک دوسرے انداز سے مرتب کیا گیا ہے جو اسی سے مخصوص ہے۔ ضمناً اس سے یہ بھی مقصود ہے کہ قارئین کرام کی توجہ علومِ قرآنی کی طرف مبذول ہو اور اس اہم امر کی طرف امامِ عالی مقام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساری جماعتِ احمدیہ کی توجہ کو مرکوز فرما دینا چاہتے ہیں شکر اللہ سعیہ وبارک اللہ فی حیاتہ۔ آمین

ان چند امور کی طرف اشارہ کرنے کے بعد اب قارئین کرام سے اصل مقالہ کے بالاستیعاب مطالعہ کی درخواست کرتا ہوں۔ واللہ الموفق !!

"مرتب" ۱۲/۴/۷۹

ہمارا تمہارا خدا

کلماتِ طیبات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۱) "اس قادر اور سچے اور کامل خدا کو ہماری روح اور ہمارا ذرہ ذرہ وجود کا سجدہ کرتا ہے جس کے ہاتھ سے ہر ایک روح اور ہر ایک ذرہ مخلوقات کا مع اپنے تمام قویٰ کے ظہور پذیر ہوا اور جس کے وجود سے ہر ایک وجود قائم ہے اور کوئی چیز نہ اس کے علم سے باہر ہے اور نہ اس کی تصرف سے۔ نہ اس کے خلق سے اور ہزاروں درود اور سلام اور رحمتیں اور برکتیں اس پاک نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں جس کے ذریعہ ہم نے وہ زندہ خدا پایا جو آپ کلام کر کے اپنی ہستی کا آپ ہمیں نشان دیتا ہے اور آپ فوق العادت نشان دکھا کر اپنی قدیم اور کامل طاقتوں اور قوتوں کا ہم کو چمکنے والا چہرہ دکھاتا ہے سو ہم نے ایسے رسول کو پایا جس نے خدا کو ہمیں دکھایا اور ایسے خدا کو پایا جس نے اپنی کامل طاقت سے ہر ایک چیز کو بنایا۔ اس کی قدرت کیا ہی عظمت اپنے اندر رکھتی ہے جس کے بغیر کسی وجود نے نقشِ وجود نہیں پکڑا اور جس کے سہارے کے بغیر کوئی چیز قائم نہیں رہ سکتی وہ ہمارا سچا خدا بے شمار برکتوں والا ہے اور بے شمار قدرتوں والا اور بے شمار حسن والا احسان والا اس کے سوا کوئی اور خدا نہیں"۔

(نسیم دعوت صفحہ ۲)

(۲) "ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔

اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں، کس دف سے بازاروں میں منادی کروں کہ

تمہارا یہ خدا ہے

"تا لوگ سُن لیں۔ اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سُننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔" (کشتی نوح ص ۲۰)

تمہید

انسان کی سائنس میں محیّر العقول ترقی کا یہ کمال ہی ہے کہ آج اس کے قدم ۲½ لاکھ میل بلندی پر چاند کی سطح کو چھُو چکے ہیں اور اب وہ دوسرے سیاروں میں پہنچ جانے کے منصوبے بنانے لگا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ یہ زمانہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی اور علوم و فنون کے عروج کا ہے لیکن یہ غیر معمولی ترویج و ترقی انسانوں کو الحاد اور بے دینی کی طرف تو لے گئی مگر وہ ذات پاک جو سب سے ظاہر و باہر ہے، جس کی عظیم قدرتیں پتے پتے سے آشکارا ہیں، آج اسی کی ہستی سے انکار کیا جانے لگا ہے۔ محض انکار ہی نہیں بلکہ جدید فلسفہ کے نام پر بے محابا ایسے خیالات پھیلائے جا رہے ہیں جن سے سچے اور حقیقی خدا سے بیزار اور متنفر کیا جا رہا ہے۔ رُوحانی قدریں جن پر اخلاق و فضیلہ کی شاندار عمارت کھڑی ہوتی ہے اور انسان کو حیوان سے امتیاز ملتا ہے۔ سب کی سب مادہ پرستی کی زبردست یورش کے سبب مدھم پڑ گئی ہیں۔

خدا کائنات کا خالق اور تمام موجودات کی جان ہے، وہ ہر جگہ موجود ہے۔ ہر چیز اور ہر حرکت و سکون کو جاننے والا اور ہر چیز پر قادر ہے۔ اس کی ہستی سے ثابت تر کوئی اور ہستی ثابت نہیں اور اس سے ظاہر تر کوئی اور چیز ظاہر نہیں۔ ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ کا وہی مصداق ہے۔ بایں ہمہ وہ لطیف اور وراء الورا ہے، جیسے انسان کی مادّی آنکھیں دیکھنے سے قاصر ہیں۔ مگر جس طرح دیگر غیر مادّی اشیاء و عناصر کو اُن کی صفات کے ظہور اور اثرات سے ثابت کیا جاتا ہے، اسی طرح خُدا کی قُدرتیں اُس کی پُر جلال ہستی پر زبردست ثبوت ہیں۔ کائنات کا ذرّہ ذرّہ اس کی عظیم قدرتوں پر شاہد ناطق ہے۔ بے شک مادّی آنکھیں اس کے مشاہدہ اور ادراک سے قاصر ہیں۔ مگر وہ قادر و توانا خود آنکھوں تک پہنچتا اور اپنی قادرانہ تجلّی سے أنا الموجود کا یقین دلاتا ہے۔ قدم قدم پر حسن و احسان کی عظیم تجلیات سے وہ پہچانا جاتا ہے اور الطافِ کریمانہ سے اپنے بندوں کو ڈھانپ لیتا ہے۔ اور ایسی محبّت و شفقت اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ ماں باپ کی مثالی رحمت و شفقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ زندگی کی تاریک گھڑیوں میں جب سب خویش و اقارب چھوڑ جاتے ہیں حتّٰی کہ انسان کا اپنا سایہ بھی اس سے جُدا ہو جاتا ہے، وہی ہے جو ٹوٹے دلوں کو جوڑتا اور گرتی ہمتوں کا سہارا بن جاتا ہے۔ پریشان کُن مصائب و مشکلات سے نجات بخشتا، مخلصی عطا فرماتا اور اپنے فضلِ خاص سے کشائش کے سامان کرتا ہے۔

* ——— * ——— *

پہلا باب

اَنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْحَقُّ ——— (لقمان ع۳)

ہستی باری تعالیٰ کے ناقابل تردید ثبوت

خُدا تعالےٰ کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے :-

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ (لقمان آیت ۳۱)

کہ اللہ تعالیٰ کی ذات حق اور ثابت شدہ حقیقت ہے۔ اور باوجود یہ کہ اس کائنات کا ذرّہ ذرّہ اُس کی ہستی کا ثبوت دے رہا ہے اور پتے پتے سے اُس کی عظیم قدرتوں کا ظہور ہو رہا ہے پھر بھی دُنیا میں ایسے لوگ ہوتے چلے آئے ہیں جو خُدا کے وجود اور اُس کی ہستی سے انکار کر دیتے ہیں اور صاف کہہ دیتے ہیں کہ کوئی خدا نہیں اور نہ ہمارا کوئی خالق و مالک ہے۔ مگر یہ سب انسان کی اپنی غلطی اور کوتاہ اندیشی ہے۔ دُنیاوی آرام و آسائش میں نہایت درجہ انہماک اور ذاتی خودسری کی وجہ سے بھول جاتا ہے، اپنی اُس بے بسی اور بے چارگی کو جو قدم قدم پر اُس کا مُنہ چڑاتی اور ناچار کر کے آستانۂ اُلوہیت پر گرا دیتی ہے، وہ بھول جاتا ہے اپنی بے بسی کی اُن گھڑیوں کو جب وہ کسی بیرونی سہارے کے لئے نہایت درجہ بے تاب ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ایسے ہی خودسر، بھولے بھٹکے انسان کو قرآن کریم مخاطب کر کے فرماتا ہے :-

یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ الَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ (الانفطار آیت ۷ تا ۹)

اے انسان! تجھے کس نے تیرے ایسے ربّ کے بارے میں مغرور اور دھوکہ خوردہ بنا دیا ہے جس نے تجھے پیدا کیا اور ہر قسم کی صلاحیتیں دے کر بے عیب اور معتدل القامۃ بنایا۔ اور ساتھ ہی جو صورت اُس نے پسند کی اُس میں تجھے ڈھال دیا۔

اب ذرا غور کیجئے موجودہ زمانہ کا فلسفہ زدہ انسان اپنے آپ کو کسی طرح کی شریعت اور خدا سے بالا سمجھتا ہے۔ اور اپنے گندے فلسفہ کی بنا پر خیال کرتا ہے کہ انسان اپنے آپ پیدا ہو گئے یہ نہیں سوچتے کہ ان کو خدا نے پیدا کیا ہے۔ جس کا زبردست ثبوت قرآنی الفاظ فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ میں پیش کیا گیا ہے۔ قُدرتِ قادر کے سامنے انسان کی یہ بے بسی اور نہایت درجہ بیچارگی کی واضح مثال انسان کی اپنی شکل و صورت کا اچھا یا بُرا ہونا ہے۔ دنیا کی اربوں ارب آبادی میں کوئی بھی شخص اس امر میں آزاد نہیں کہ جس طرح کی شکل و صورت دیکر قدرت نے اُسے اس دنیا میں بھیجا ہے اُس میں کسی قدر اختیار رکھتا ہو۔ کوئی کالا ہے کوئی گورا۔ کسی کا قد لمبا ہے اور کسی کا پست کسی کی ناک چپٹی ہے اور کسی کی اونچی، کسی کی پیشانی اُبھری ہوئی ہے اور کسی کی پچکی ہوئی۔ کوئی سڈول جسم کا ہے اور کوئی بھدّا۔ اب دیکھیں قُدرت نے انسان کو ایسے حالات میں جکڑ رکھا ہے کہ ناممکن ہے جو ان جکڑ بندیوں سے آزاد ہو ——— اگر انسان اپنا خالق آپ ہوتا تو ان جکڑ بندیوں سے نکل جاتا۔ کم سے کم اپنی شکل و صورت کو تو اپنی پسند کے مطابق ڈھال لیتا۔ مگر دُنیا میں کتنے ہیں جو خوبرو بن جانے اور سڈول جسم پا لینے کی حسرتیں لے کر اس جہان سے کوچ کر گئے۔ اُن کے پاس مالی وسائل کی کمی نہ تھی، ماہرین کا مشورہ حاصل تھا، لائق معالج موجود تھے۔ ہر قسم کی دوا میسّر تھی۔ لیکن دل کی سب حسرتیں دل ہی میں رہ گئیں ———!!

قدرتِ قادر کے ہاتھوں صرف انسان ہی بے بس اور ناچار محض نہیں بلکہ قرآن کریم نے تو معبودانِ باطلہ تک کی بے بضاعتی سے پردہ ہٹاتے ہوئے صاف فرمایا ہے :-

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا یَخْلُقُوْنَ شَیْـًٔا وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ وَلَا یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا یَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَیٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا۔ (الفرقان آیت ۴ پارہ ۱۸)

بعض لوگ حقیقی خدا کو چھوڑ کر بعض ایسے وجودوں کو الوہیت کا مقام دے دیتے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کرتے بلکہ اگر حقیقت پر نگاہ ڈالی جائے تو اُلٹا وہ خود پیدا کیے گئے ہیں۔ یعنی ان کا اپنا خالق کوئی اور ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ اور آگے بڑھیں تو دیکھیں کہ ایسے بے بس ہیں کہ اپنی ذات کے لئے نہ کسی ضرر پر قادر ہیں نہ نفع پر۔ اسی طرح اپنی ہی موت و حیات کے مالک نہیں ——— اس صورت میں ظاہر ہے کہ ایسے کمزور وجودوں کو کون معقولیت پسند الوہیت کے بلند مقام پر بٹھائے گا ———!!

(باقی)

اخبارِ قادیان

٭- مکرم عبدالرحیم صاحب جہلمی جو مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی مبلّغ امریکہ کے والد ہیں، مقاماتِ مقدسہ کی زیارت اور ماہِ رمضان المبارک گذارنے کی غرض سے چند روز قبل قادیان تشریف لائے ہیں۔

٭- مکرم بھائی عبدالرحیم صاحب دیانت درویش تاحال امرتسر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ابھی کوئی خاص افاقہ نہیں ہوا کمزوری بہت ہے کامل صحت کے لئے احباب دُعا فرمائیں۔

٭- ہفتہ زیر اشاعت پنجاب ایجوکیشن بورڈ کی طرف سے میٹرک کے نتائج کا اعلان ہوا۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ۷ طلباء اس امتحان میں شریک ہوئے تھے جن میں سے تین کامیاب ہوئے۔ اور نصرت گرلز ہائی سکول کی ۱۰ طالبات شریک ہوئی تھیں بفضلہ تعالیٰ سب کی سب کامیاب ہوئیں اور پانچ لڑکیوں نے فرسٹ ڈویژن حاصل کی۔ ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں :-

عزیزہ قمر النساء بنت مکرم بہادر خان صاحب درویش۔ عزیزہ حلیمہ زمرد بنت مکرم قریشی فضل حق صاحب درویش عزیزہ امۃ الشکور بنت مکرم محمد صادق صاحب ننگلی درویش۔ عزیزہ بشریٰ ربانی بنت مکرم ڈاکٹر غلام ربانی صاحب درویش اور عزیزہ مریم صدیقہ بنت مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش ——— اللہ ان سب کے لئے یہ کامیابی مبارک کرے آمین۔

دُعائے مغفرت :- افسوس کہ ہمارے نانا محترم شیخ حامد علی صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر برہ پورہ بھاگلپور، چند دنوں علیل رہ کر مورخہ ۱۶/۵ کو وفات پا گئے۔ اِنّا للّٰہ واِنّا الیہ راجعون ٥ مرحوم صابر، شاکر اور خادمِ دین تھے۔ محلّہ کے پُرانے اور مخلص احمدی تھے۔ نیک اور خاموش طبع انسان تھے۔ نیز سادہ لوح اور سادگی اور متانت پسند تھے۔ اس کے علاوہ اور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے آمین۔ خاکسار: سراج العارفین مسرت۔ برہ پورہ بھاگلپور

درخواستِ دُعا :- وکالت تبشیر ربوہ اور نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کے ارشاد پر مورخہ ۱۶ جون ۷۹ء کو خاکسار سری لنکا کے لئے روانہ ہو رہا ہے احباب دُعا فرمائیں کہ یہ سفر بابرکت ہو اور مقبول خدمات کی توفیق ملے۔
خاکسار: محمد عمر مبلغ مدراس

رپورٹ ہائے جلسہ یوم خلافت

شموگہ

۲۷ ہجرت ۱۳۵۸ ہش بروز اتوار احمدیہ مسجد میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا جس کی صدارت ازراہِ شفقت محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے فرمائی۔ جلسہ کی کارروائی قرآن کریم کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ جو مکرم ظفر محمود صاحب نے کی۔ بعدہٗ مکرم میر مظہر الحق صاحب نے سب حاضرین کیساتھ کھڑے ہو کر تاریخی عہد دہرایا۔ ازاں بعد مکرم سید جعفر صادق صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔ نظم کے بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اور حضرت صاحبزادہ صاحب کو خوش آمدید کہا۔ بعدہٗ مکرم محمد عثمان صاحب نے مقام خلافت کے عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم منصور احمد صاحب نے خلافت ثالثہ کی برکات پر مضمون سنایا۔ بعدہٗ خاکسار نے حضور پُر نور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا کشمیر اور بھارت کے دیگر مقامات کے مصیبت زدہ احباب جماعت کے نام پیغام پڑھ کر سنایا۔ آخر میں محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے برکات خلافت کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے تازہ بتازہ نشانات پورے ہونے کا تذکرہ فرمایا اور احباب جماعت کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اجتماعی دعا کیساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

خاکسار: فیض احمد۔ مبلغ شموگہ

کلکتہ

مورخہ ۲۷ مئی کو صبح ۹½ بجے لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام مسجد احمدیہ کلکتہ میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ اس جلسہ کی صدارت خاکسار نے کی۔ مکرم غلام حمید خانصاحب امیری کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم منیر احمد صاحب باجی نے نہایت خوش الحانی سے نظم پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔ بعدہٗ تقاریر کا آغاز ہوا۔ چنانچہ مکرم منظور عالم صاحب نے خلافت کی برکات پر تفصیل سے روشنی ڈالی جس کے بعد مکرم فیروز الدین صاحب الور سیکرٹری مال نے خلافت کی اہمیت کے سلسلہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ایک پُر معارف خطاب کا ایک حصہ پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ مکرم ماسٹر مشرف علی صاحب ... نے خلافت کی برکات کے عنوان پر تقریر کی۔ آخر میں خاکسار نے اپنی صدارتی تقریر میں مقام خلافت کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ خلیفہ وقت ہی تجدید دین ہی کا کام کرتا ہے اور ایک خلیفہ کی موجودگی میں کسی اور مجدد کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ دعا کے بعد اس اجلاس کی کارروائی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

خاکسار: سلطان احمد ظفر۔ مبلغ کلکتہ

حیدرآباد

مورخہ ۱۳ جون ۱۹۷۹ء جماعت احمدیہ حیدرآباد نے "یوم خلافت" منایا۔ محترم حافظ ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب کی زیر صدارت، مکرم عزیز احمد خانصاحب کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ بعدہٗ مکرم رشید الدین صاحب پاشا نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد محترم حافظ صاحب نے "برکات خلافت" کے موضوع پر، خاکسار نے "خلافت احمدیہ" کے عنوان پر اور محترم محمد اللہ صاحب بی ایس سی نے "مقام خلافت" کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر میں مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی خلافت کے بارے میں تحریرات پڑھ کر سنائیں۔ دعا کے بعد یہ جلسہ بخیر و خوبی برخواست ہوا۔

خاکسار: شکیل احمد۔ سیکرٹری تبلیغ حیدرآباد

سکندرآباد

جماعت احمدیہ سکندرآباد میں جلسہ یوم خلافت مورخہ ۲۷ مئی کو بمقام الہ دین بلڈنگ زیر صدارت محترم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب ایم اے سیکرٹری وصایا منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید عزیزم سلطان محمد الہ دین نے کی اور نظم مکرم رشید الدین صاحب پاشا نے پڑھی۔ بعدہٗ مکرم شیخ مسعود احمد صاحب نفیس ادیب فاضل نے رسالہ الوصیت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات پڑھ کر سنائیں۔ بعدہٗ خاکسار یوسف احمد الہ دین نے ۲۷ مئی کی اہمیت بیان کرتے ہوئے مقام محمود کو واضح کیا۔ بعد ازاں مکرم مہر الدین صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے مقام خلافت کو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے ارشادات کی روشنی میں واضح کیا۔ چوتھی تقریر مکرم مقصود احمد صاحب شرق نے خلافت ثالثہ کی برکات کے عنوان پر کی بعد ازاں مکرم منصور احمد صاحب مقبول نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر جماعت احمدیہ سکندرآباد نے ... بیان کرتے ہوئے قرون اولیٰ اور قرون ثانیہ کی خلافت کا موازنہ پیش کیا۔ چھٹی تقریر مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت کی ہوئی آپ نے خلافت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اور حضور ایدہ اللہ کا احباب جماعت بھارت کے نام حالیہ پیغام پڑھ کر سنایا۔ آخر میں صدر محترم نے اپنی صدارتی تقریر میں خلافت کی برکات اور صد سالہ جوبلی منصوبہ کا ذکر کیا۔ آخر میں بعد دعا یہ جلسہ برخواست ہوا۔

خاکسار: یوسف احمد الہ دین۔ سیکرٹری تبلیغ

شاہجہانپور

خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم انسپکٹر بیت المال کی تلاوت قرآن مجید سے کارروائی کا آغاز ہوا۔ بعدہٗ عزیز عبد الباسط فضل نے نظم سنائی۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی جنرل سیکرٹری نے مسئلہ خلافت کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے بعض ارشادات پڑھ کر سنائے۔ بعدہٗ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نے برکات خلافت کے موضوع پر تقریر کی۔ ازاں بعد خاکسار نے مسئلہ خلافت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور واضح کیا کہ خلافت راشدہ کی موجودگی میں کسی اور مجدد کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔ آخر میں اجتماعی دعا کیساتھ یہ جلسہ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

خاکسار: عبد الحق فضل۔ مبلغ سلسلہ

کٹک

مورخہ ۲۷ مئی کی شام کو بعد نماز مغرب احمدیہ مسلم مشن کٹک میں مکرم محمود احمد صاحب سیکرٹری تعلیم کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت مکرم عمر علی شاہ صاحب نے کی اور نظم مکرم سید ابوبکر صاحب نے پڑھی۔ ازاں بعد مکرم سید طیب احمد سلّمہ۔ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب۔ مکرم سید طاہر احمد صاحب اور مکرم سید ظفر الدین صاحب نے تقاریر کیں۔ مکرم سید عبد الملک صاحب نے ایک نظم پڑھی۔ بعدہٗ خاکسار نے خلافت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بعد دعا یہ جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار: شیخ عبد الحلیم۔ مبلغ کٹک۔

سونگھڑہ

مورخہ ۲۷ مئی کو مکرم مولوی سید یعقوب الرحمٰن صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم سید انوار الدین صاحب۔ مکرم سید یونس تفسیر احمد (انگریزی میں)۔ مکرم سید صفی الباری صاحب۔ مکرم سید سیف الدین صاحب۔ مکرم سید مذکر الدین صاحب۔ مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ سلسلہ اور خاکسار سید رشید احمد کی تقاریر ہوئیں۔ آخر میں اجتماعی دعا کیساتھ یہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

خاکسار: سید رشید احمد۔ سیکرٹری تبلیغ

اٹارسی

مورخہ ۲۷ مئی کو مکرم محمد فہیم صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ مکرم مفضل حسین صاحب کی تلاوت اور مکرم عبد الحفیظ صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم محمد اسلم صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودات کی روشنی میں خلافت کی اہمیت و ضرورت پر اقتباس پڑھ کر سنائے۔ پہلی تقریر خاکسار نے برکات خلافت کے عنوان پر کی۔ دوسری تقریر صدر مجلس نے خلافت کی ضرورت و اہمیت کے عنوان پر کی۔ آخر میں آپ نے دعا کروائی اور جلسہ برخواست ہوا۔

خاکسار: ایم۔ عبد المومن مبلغ سلسلہ

وشاکھاپٹنم

مورخہ ۲۷ مئی کو نوسینا باغ وشاکھاپٹنم میں شام ½۶ بجے جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ اجلاس میں شرکت کے لئے بیوی کے غیر از جماعت دوستوں مثلاً چیف ڈپٹی آفیسرز، ڈپٹی آفیسرز اور سیلرز کو مدعو کیا گیا۔ جلسہ کا آغاز مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد کی زیر صدارت، تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ اس کے بعد تین تقاریر ہوئیں پہلی تقریر مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس کی ہوئی آپ نے موقعہ کی مناسبت سے مبسوط تقریر کی۔ بعدہٗ خاکسار اور مکرم رحیم خان صاحب صدر جماعت احمدیہ وشاکھاپٹنم نے تقاریر کیں۔ ازاں بعد شرکائے جلسہ کو سوالات کرنے کا موقعہ بھی دیا گیا۔ چنانچہ پون گھنٹے تک ان کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ اور غیر از جماعت دوست اچھا اثر لے کر گئے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے آمین

خاکسار: طاہر احمد عارف سیکرٹری تبلیغ

بنگلور

مورخہ ۳ جون کو محترم سید احمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ مکرم بی ایم نثار احمد صاحب کی تلاوت اور مکرم کلیم احمد ناصر کی نظم کے بعد خاکسار نے جلسہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ اس کے بعد مکرم کلیم احمد صاحب ناصر، بی ایم نثار احمد صاحب۔ مکرم محمد شفیع اللہ صاحب۔ مکرم احمد صادق صاحب حیدرآباد، صدر جلسہ اور عزیزہ مریم صدیقہ نے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔ آخر میں صدر صاحب مرحوم کے اہل خانہ کی طرف سے حاضرین کو چائے پیش کی گئی فجزاھم اللہ تعالیٰ۔

خاکسار: مرزا عبد الرحمٰن بیگ سیکرٹری تبلیغ

کینانور

جماعت احمدیہ کینانور کے زیر اہتمام مورخہ ۲۵ مئی کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ میں صدر جماعت احمدیہ کینانور محترم جناب ابن حامد صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم صدر جلسہ نے خلافت کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ مکرم ای۔ طاہر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور مکرم ڈی پی ... صاحب ... مدرسہ احمدیہ نے برکات خلافت کے عنوان پر مختصر تقاریر کیں۔ آخر میں خاکسار نے خلافت احمدیہ اور خلافت ثالثہ کی برکات کے ضمن میں مبسوط تقریر کی۔ آخر میں صدر جلسہ کی مختصر اختتامیہ تقریر اور خاکسار کی اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ پردہ کی رعایت سے مستورات نے بھی استفادہ کیا۔

خاکسار: محمد عمر مبلغ سلسلہ۔

یادگیر

مورخہ یکم جون کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ میں محترم سیٹھ محمد نعمت اللہ صاحب غوری نائب امیر جماعت احمدیہ یادگیر کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ مکرم خواجہ غوری صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم ولی خان صاحب کی نظم کے بعد محترم سیٹھ محمد رفعت اللہ صاحب غوری نے خلافت کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں خاکسار منظور احمد نے برکات خلافت کے موضوع پر تقریر کی۔

آخر میں صاحب صدر نے اپنے اختتامی خطاب میں نعمت خلافت کی قدر کرنے اور تا زیست خلافت سے وابستہ رہنے کی احباب جماعت کو تلقین کی۔ الحمد للہ کہ ہمارا یہ جلسہ بہت کامیاب رہا۔

خاکسار: منظور احمد۔ مبلغ یادگیر

قادیان میں لجنہ اماء اللہ مقامی کا پہلا سالانہ اجتماع

(بقیہ صفحہ اوّل)

فی البدیہہ تقریری مقابلہ:

پہلے اجلاس کا آخری پروگرام فی البدیہہ تقریری مقابلہ کا تھا۔ یہ مقابلہ دیگر مقابلہ جات سے زیادہ دلچسپ رہا۔ اس مقابلہ میں سات ممبرات نے حصہ لیا۔ ججز کے فیصلہ کے مطابق

خاکسار امۃ الرفیق	اوّل
محترمہ نصرت سلطانہ صاحبہ	دوم
" امۃ النصیر سلطانہ صاحبہ " مبارکہ شاہین صاحبہ	سوم

قرار دی گئیں۔ باقی نے بھی اچھی تقاریر کیں۔ اس لئے ان کی حوصلہ افزائی کے لئے محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ نے اپنی طرف سے انعام دینے کا اعلان فرمایا۔ فجزاہا اللہ تعالیٰ۔

دوسرا اجلاس

دوسرے اجلاس میں محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا محمود احمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم کے بعد محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ بعدہٗ محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ نے حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان حال مقیم بنگلور کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ جو درج ذیل ہے:۔

پیغام:

میری محترم اور عزیز بہنو!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مجھے یہ معلوم ہو کر بے حد خوشی ہوئی ہے کہ آپ اس سال اپنا پہلا سالانہ اجتماع کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس اجتماع کو بہت ہی بابرکت کرے۔ اور آپ سب بہنوں اور بچیوں کو ان مبارک ایام سے فائدہ حاصل کرنے کی توفیق ملے۔ آمین۔

میری عزیز بہنو! اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانہ میں اپنے وعدہ کے مطابق اس لئے بھیجا ہے کہ دنیا کی اصلاح ہو۔ اور دنیا اپنے پیدا کرنے والے زندہ خدا، اور زندہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کی کامل پیروی کر کے اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرے۔ پس آپ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے ساتھ وابستہ ہیں اور اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بلند کرنے کھڑی ہوئی ہیں۔ آپ پر بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اپنی تربیت کی طرف خاص توجہ دیں۔ تا دوسروں کے سامنے اسلام کا صحیح نمونہ پیش کر سکیں۔

پس یہ اجتماع اس غرض کے لئے کئے جاتے ہیں کہ تربیت ہو۔ اس اجتماع کے دوران خواہ وہ ایک دن کا ہو یا دو دن کا۔ آپ کو اپنے اوقات تسبیح وتحمید میں گزارنے چاہئیں۔ کیونکہ یہ دن ہمارے لئے بہت ہی دعاؤں کے دن ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کے اجتماع کو بابرکت کرے۔ آمین۔ مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام
آپ کی بہن:۔
امۃ القدوس حال بنگلور

پیغام کے بعد لجنہ اماء اللہ کی اور پانچ ممبرات نے "خدا کی قسم احمدیت یہی ہے۔" ترانہ پڑھا۔ پھر تقریری مقابلہ شروع ہوا۔

تقریری مقابلہ

اس مقابلہ میں نو ممبرات نے حصہ لیا۔ تیاری کے لئے عنوانات پہلے دئیے جا چکے تھے۔ اور ہر تقریر کا وقت چھ منٹ تھا۔ "برکاتِ خلافت" اور "صد سالہ جوبلی فنڈ اور اس کی برکات" کے عنوانات پر لڑکیوں نے بہترین تقاریر کیں۔ ججز کے فیصلہ کے مطابق

محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ	اوّل
" امۃ الکریم کوثر صاحبہ	دوم
" نصرت سلطانہ صاحبہ	سوم

قرار دی گئیں۔ بقیہ چھ ممبرات نے بھی بہت اچھی تقاریر کیں۔ لیکن پوزیشن حاصل نہ کر سکیں۔ تاہم ان کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے محترمہ سہیلہ محبوب صاحبہ نے اپنی طرف سے اسپیشل انعام دینے کا اعلان فرمایا۔ فجزاہا اللہ تعالیٰ۔

مقابلہ بیت بازی:

یہ مقابلہ بہت دلچسپ رہا۔ اس مقابلے کے دونوں گروپس کی تیاری بہت اچھی تھی۔ تمام ممبرات نے دُرِّثمین۔ دُرِّعدن۔ کلامِ محمود اور بخارِ دل سے اشعار یاد کئے ہوئے تھے۔ ججز کے فیصلہ کے مطابق دونوں گروپس نے برابر نمبر حاصل کئے۔ اور مقابلہ برابر رہا۔ دونوں گروپس کو انعام کا حقدار قرار دیا گیا۔

شام کے چار بجے تمام ممبرات لجنہ کو ناشتہ دیا گیا۔ آخر میں امۃ الرحمٰن صاحبہ نے "اے احمدی خاتون تو نے کبھی یہ سوچا ہے" نظم ترنم سے پڑھی۔

ججز کے فرائض محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ۔ محترمہ سہیلہ محبوب صاحبہ۔ محترمہ شمیم بیگم صاحبہ۔ محترمہ سعیدہ فاطمہ صاحبہ۔ محترمہ نصرت بیگم قریشی صاحبہ۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم اور مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے سرانجام دیئے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

تقسیم انعامات

مورخہ ۳۰ مئی کو ناصرات الاحمدیہ کے اجتماع کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے انعامات لجنہ تقسیم فرمائے۔ سب سے پہلے دینی امتحان لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے انعامات دیئے گئے۔ جس میں

مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ ڈوگر	اوّل
" امۃ الرفیق صاحبہ	دوم
" امۃ النصیر سلطانہ صاحبہ	سوم

آئی تھیں۔ علاوہ ازیں تمام پروگراموں میں اول۔ دوم۔ سوم آنے والی ممبرات کے علاوہ تمام ممبرات کو بھی اسپیشل انعام دیئے گئے۔ اور محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر نائب سیکرٹری مال لجنہ قادیان نے اپنی طرف سے تمام ممبرات کو جنہوں نے پروگرام میں حصہ لیا تھا اور ججز کو بھی شیرینی تقسیم کی۔ جزاہا اللہ تعالیٰ۔

بعد ازاں محترمہ صدر صاحبہ نے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہمارا سالانہ اجتماع بہت کامیاب رہا۔ آپ نے انعامات حاصل کرنے والی تمام ممبرات کو مبارکباد دی۔ آپ نے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ اور حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کے پیغامات کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی طرف توجہ دلائی۔ اور لجنہ کی ممبرات اور ججز صاحبان کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں موصوفہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ نیز حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کی صحت وسلامتی اور سلسلہ کی ترقی کے لئے بھی۔ دعاؤں کی تحریک کی۔ بعد ازیں لمبی دعا کے ساتھ یہ اجتماع ختم ہوا۔

امتحان پرچہ دینی معلومات و ذہانت:

مورخہ ۲۹ مئی کو پروگرام شروع ہونے سے پہلے ذہانت کے پرچے کا امتحان لیا گیا۔ یہ پرچہ لجنہ اماء اللہ کے متعلق صرف دس سوالات پر مشتمل تھا۔ اس میں ۶۹ ممبرات شامل ہوئیں اور خدا کے فضل سے سب کی سب ممبرات کامیاب رہیں +

خط وکتابت کرتے ہوئے اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر کیجئے۔
(مینیجر بدر)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
PHONES:- 52325/52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیڈیز سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ ومردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:۔
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار۔ کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید وفروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS — 600004.
PHONE No. 76360.
آٹو ونگس

مالی قربانیاں اور غلبۂ اسلام

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ قادیان (دسمبر ۱۹۷۸ء) کے موقعہ پر احباب جماعت (جس میں قادیان اور بھارت میں مقیم جملہ احمدی بھی شامل ہیں) کے نام اپنے رُوح پرور پیغام میں فرمایا ہے :۔

”ہمیں خدا نے غلبۂ اسلام کے لئے پیدا کیا ہے تو پھر ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی طاقت کے مطابق اس بارہ میں ہر ممکن کوشش کریں اور قربانی کرنے میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھیں۔ ضرورت کے لحاظ سے ہماری کوشش میں جو کمی رہ جائے گی وہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خود پوری کر دے گا .... ہماری رُوحانی آنکھ حالات کے اُفق پر غلبۂ اسلام کے آثار دیکھ رہی ہے۔ لیکن اس کے لئے ہمیں بہرحال قربانیاں دینی ہوں گی۔ اپنے اموال اور اوقات کو قربان کرنا ہوگا۔“

پس مبارک ہے وہ احمدی بھائی جو پورے اخلاص اور شرح صدر کے ساتھ اپنے ذمہ لازمی چندہ جات سو فیصدی ادا کرنے کے علاوہ حضرت مصلح موعود رضؓ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے جاری کردہ تحریکات میں حصہ لے کر غلبۂ اسلام کو قریب تر لانے میں حصہ دار بنتا ہے۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کر کے اس کے افضال اور انعامات سے فیض یاب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

قادیان دارالامان میں رمضان المبارک گزارنے کے سلسلہ میں

ضروری اعلان

انشاء اللہ العزیز امسال رمضان المبارک ۲۶ رجولائی ۱۹۷۹ء سے شروع ہو رہا ہے۔ ہندوستان کی جماعتوں کے جو دوست ماہِ رمضان المبارک مرکز قادیان میں تشریف لاکر گزارنے اور یہاں کے رُوحانی ماحول میں روزے رکھنے۔ درس القرآن سُننے اور اعتکاف بیٹھنے کے خواہشمند ہوں، اُنہیں چاہیئے کہ اپنی درخواستیں صدر صاحب جماعت مقامی کی تصدیق سے جلد از جلد نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان میں بھجوا دیں اور درخواست میں یہ بھی وضاحت فرمائیں کہ کیا وہ قادیان میں قیام کے دوران کھانے وغیرہ کا انتظام اور ادائیگی اخراجات اپنے طور پر کریں گے یا لنگرخانہ میں اُن کے کھانے کا انتظام ہونا چاہیئے۔

اُمید ہے احباب اپنی درخواستیں جلد بھجوا دیں گے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ضروری اعلان بابت شرح ڈاک

مبلغینِ کرام اور احبابِ جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ڈاک کی شرح میں یکم جون ۷۹ء سے اضافہ کیا گیا ہے۔ شرحِ ڈاک درج ذیل کی جاتی ہے :۔ بند لفافہ دس گرام وزن تک ۳۰ پیسے ان لینڈ لیٹر ۲۵ پیسے اور پوسٹ کارڈ ۱۵ پیسے۔ بند لفافوں پر دس گرام سے زائد ہونے کے بعد ہر دس گرام پر پندرہ پیسے کا زائد ٹکٹ لگے گا۔ گویا ۱۱ گرام ہونے پر بھی ۴۵ پیسے کا ٹکٹ لفافہ پر ہونا چاہیئے۔ اس لئے مبلغینِ کرام اور احبابِ کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنے خطوط کو ”بے رنگ“ ہونے سے بچانے کے لئے اُن کو وزن کروا کر شرح کے مطابق ٹکٹ چسپاں کریں۔ بے رنگ خطوط ایک تو دیر سے ملتے ہیں اور دوسری طرف نظارت کو زائد اخراجات ادا کرنے پڑتے ہیں۔ اُمید ہے کہ احبابِ کرام تعاون فرمائیں گے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

خدا تعالیٰ کی رضا کے حصُول کا ذریعہ!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالیٰ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقفِ جدید کے اُنیسویں سال کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا تھا :۔

”خدا تعالیٰ کے پیار کے حصُول کے دروازے آج بھی اسی طرح کھُلے ہیں جس طرح پہلے کھُلے تھے۔ مگر اس کے لئے ان قربانیوں کی ضرورت ہے جو پہلوں نے دیں۔ اور پہلوں نے جو قربانیاں دیں جب ہم سوچتے ہیں تو ایک طرف تو اُن پر رشک پیدا ہوتا ہے اور دُوسری طرف دِل سے اُن کے لئے بے حد دُعائیں نکلتی ہیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ر جنوری ۱۹۷۹ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اِس ارشادِ گرامی کی روشنی میں ناظمین اضلاع و زعماءِ کرام انصار اللہ سے گزارش ہے کہ براہِ مہربانی خدا تعالیٰ کے پیار کے حصُول کی نیت سے

- اپنے اپنے حلقہ میں وقفِ جدید کے معاونینِ خصُوصی کی تعداد بڑھائیں۔
- جو احباب کسی وجہ سے اب تک چندہ وقفِ جدید کا وعدہ درج نہیں کرا سکے اُن سے وعدہ لے کر مرکز میں بھجوا دیں۔!!
- چندہ وقفِ جدید کی وصُولی کی طرف پُوری توجہ مبذول فرما کر جمع شدہ رقم بلا تاخیر ماہ بماہ مرکز میں بھجوائیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

چندہ الگ ہے اور زکوٰۃ الگ

یہ بھی یاد رہے کہ ایک مُسلمان کے ذمہ مالی عبادت صرف زکوٰۃ دینا ہی نہیں ہے بلکہ اور بھی کئی حقوق، اللہ تعالیٰ نے اس پر رکھے ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم کی کثیر التعداد آیات اور احادیث سے ثابت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو چندہ ہر ایک احمدی کے ذمہ لازمی اور حتمی قرار دیا ہے۔ اور اسے متواتر تین ماہ تک ادا نہ کرنے والے شخص کو اپنی جماعت سے خارج بتایا ہے وہ زکوٰۃ سے بالکل الگ اور علیحدہ ہے۔ اسی طرح حضرت اقدس کے رسالہ الوصیت کے مطابق جو مال صیغہ بہشتی مقبرہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرایا جاتا ہے وہ بھی زکوٰۃ سے بالکل الگ ہوگا۔ غرض زکوٰۃ ایک الگ فریضہ ہے جو باوجود ان مختلف چندوں کے ادا کرنے کے پھر بھی واجب الادا رہتا ہے۔ اور جب تک کہ اُسے زکوٰۃ کی نیت سے نہ دیا جائے ادا نہیں ہوتا۔ تمام صاحبِ نصاب احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ جس قدر زکوٰۃ آپ کے ذمہ واجب الادا ہے اُسے ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواستِ دُعا

وڈے مان ضلع محبوب نگر (آندھرا) سے مکرم اعجاز حسین صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنا سابقہ کاروبار سالِ گزشتہ سے دوبارہ شروع کیا ہے۔ اس سلسلہ میں انہیں مختلف قسم کی رکاوٹوں اور پریشانیوں کا سامنا ہے۔ ان تمام پریشانیوں کے ازالہ اور دینی و دنیوی افضال و برکات پانے کے لئے وہ تمام احبابِ جماعت و درویشانِ کرام سے درخواستِ دعا کرتے ہیں۔

(خاکسار: محمد کریم الدین شاہد قادیان)